الصرفُ امُ العلوم

شذا العرف فی فنِ الصرف

سوالاً جواباً اسائنمنٹ (18-22pt)

محمد افضل رضا عطاری

شعبہ: فیضان آن لائن اکیڈمی
سنِ اشاعت: 2027

شذ العرف فی فن الصرف

سوالاً جواباً اسائمنٹ

بفیضان نظر استاد محترم حضرت علامہ مولانا محمد قاسم خان عطاری مدنی

مرتب و کمپوزر محمد افضل رضا عطاری باب الاسلام سندھ گھوٹکی

شعبہ : فیضان آن لائن اکیڈمی دعوت اسلامی

AFZAL RAZA ATTARI QADRI

WHATSAPP NUMBER: 03085563948

Update File { 2027 }

{ مصنف کا تعارف }

نام و نسب:

شیخ احمد بن محمد بن احمد الحملاوی آپ کا تعلق مصر کے مشرقی صوبہ بلبیس کے قصبہ منیۃ حمل سے ہے اسی وجہ سے حملاوی کہلائے۔

آپ کی پیدائش:

1273 ہجری بمطابق 1856 عیسوی کو ہوئی۔

ابتدائی تعلیم :

ابتدائی تعلیم آپ نے اپنے گھر سے حاصل کی اور اپنے زمانے کے بڑے علماء سے علوم شرعیہ اور ادبیہ سیکھے۔

تدریسی خدمات:

1306 ہجری کو آپ نے دار العلوم مصر میں تدریس شروع کی پھر جامعہ الازہر میں شمولیت اختیار کر لی وہاں 25 سال لوگوں کو علوم و فنون سے متعارف کروایا۔

آپ کے شاگرد:

شیخ عبد العزیز شادیش، محمد عاطف برکات پاشا، شیخ احمد الاسکندری شیخ حسن منصور وغیرہ سرفہرست ہیں۔

آپ کی وفات:

1351 ہجری بمطابق 1932 عیسوی کو اپ نے وفات پائی۔

{ مقدمۃ }

سوال: علم الصرف کی لغوی واصطلاحی تعریف تحریر فرمائیں؟

جواب: علم الصرف کا لغوی معنیٰ پھیرنا اور بدلنا ہے، جیسے قرآن میں آیا تصریف الریاح ہواؤں کا رخ بدلنا ۔

اصطلاحی عملی تعریف: کلمہ مفرد کو مختلف شکلوں میں بدلنا ایسے معنیٰ مقصودہ کے لئے جو اسکے بغیر حاصل نہ ہوں جیسے : اسم فاعل ، اسم مفعول، اسم تفضیل، تثنیہ ، جمع، و غیرہ۔

اصطلاحی فنی علمی: ایسے اصولوں کا جاننا ہے جس سے کلمہ کے اوزان کے احوال کا علم حاصل ہو سکے جن کا تعلق کلمہ کے معرب و مبنی ہونے سے نہ ہو۔

سوال: علم الصرف کا واضع اور موضوع بیان کریں :

جواب:**واضع:** حضرت معاذ بن مسلم الھراء ہے۔ بعض کے نزدیک حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔

موضوع: اسکا موضوع بحیثیت ان کے احوال کے کلمات عربیہ ہیں، جیسے: کلمہ کا صحیح ہونا، معتل ہونا، اصلی ہونا، زائد ہونا۔

سوال: علم الصرف کس قسم کے کلمات کہ ساتھ خاص ہے اور کن کے ساتھ خاص نہیں ؟

جواب: علم صرف اسماء متمکنہ (معرب) اور افعال متصرفہ یعنی (جن افعال کی گردان بنتی ہے)کے ساتھ خاص ہے ۔

سوال: بعض اسماء موصولہ واسماء اشارہ جو کہ نہ اسماء متمکن ہیں نہ افعال متصرف ہیں ان کی تثنیہ جمع اور تصغیر کیوں آئی ہے ؟

جواب : ان کی تثنیہ ، جمع اور تصغیر صورۃ تثنیہ ، جمع اور تصغیر ہے نہ کہ حقیقۃ،چنانچہ ذان تان ، اللذان اللتان وغیرہ ابتداء ہی دو پر دلالت کرنے کیلئے وضع کئے گئے ہیں، ایسا نہیں ہے کہ پہلے واحد کیلئے وضع کئے گئے بعد میں تصریف کر کے تثنیہ وغیرہ بنائی گئی ۔

سوال: علم التصریف کے مسائل کیا ہیں ؟

جواب: وہ قواعد جن تذکرہ علم صرف کے اندر ضمناً و صراحتاً کیا جاتا ہے جیسے : ہر وہ واؤ ، یا یاء، جو متحرک ہو اور اسکا ما قبل حرف مفتوح ہو تو اسکو الف سے بدل دیا جائیگا۔ جیسے قَوَلَ سے قال۔

سوال: علم الصرف کا ثمرہ و فائدہ اور حکم بیان کریں :

جواب: مفرد کلمات میں زبان کو خطاء و غلطی سے محفوظ رکھنا اور لکھنے میں قانون لغت کا لحاظ کرنا ۔

حکم: علم صرف کا سیکھنا واجب الکفایہ ہے۔

سوال: لفظ ابنیۃ کی وضاحت کریں:

جواب: ابنیہ جمع ہے بناء کی اور وہ کلمہ کی اس ہیئت و شکل کا نام ہے جس میں اسکی حرکت و سکون، تعداد حروف و ترتیب وغیرہ کا لحاظ کیا جائے جیسے : ضرب ، یضرب، ضربا، وضارب، و مضروب۔

{ تقسیم الکلمۃ }

سوال: کلمہ کی کتنی اور کونسی اقسام ہیں ؟

جواب: کلمہ کی تین اقسام ہیں : (1) اسم (2) فعل (3) حرف

سوال: اسم کی تعریف اور خصوصیات بیان کریں ؟

جواب: اسم کی تعریف اسم وہ کلمہ ہے جو مستقل بالفہم معنیٰ پر دلالت کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو اس کا معنیٰ زمانہ نا ہو۔

اسم کے 6 خواص: (۱) حرف جر کو قبول کرنا : للہ (۲) ال کو قبول کرنا : الحمد (۳) تنوین لاحق ہونا : من عَدَمٍ (۴) مضاف ہونا : منشی الخلق (۵) حرف ندا کا ہونا : یا ابرھیم (6) مسند الیہ ہونا ۔الحمد

جیسے: الحمد للہ منشئ الخلق من عدم

سوال: فعل کی تعریف اور خصوصیات بیان کریں ؟

جواب: فعل کی تعریف: اسم وہ کلمہ ہے جو معنی مستقل بالفہم کے لیے وضع کیا گیا ہو اس کا معنیٰ زمانہ ہو۔

فعل کی 9 خواص: (۱) قد: قد افلح من تزکی (۲) سین: سنقرءک (۳) سوف کو قبول کرنا: ، ، ولسوف یعطیک

(۴) نواصب: لن تنالو البر (۵) جوازم کو قبول کرنا: لم یولدْ (6) تاء فاعل: ربنا وسِعْتَ (۷) تانیث کی تاء ساکنہ کا لاحق ہونا: قالتْ ربِّ (۸) نون تاکید کا لاحق ہونا: لیُسجَنَنَّ (۹) یاء مخاطبہ کا لاحق ہونا: ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ

سوال: حرف کی تعریف اور خصوصیات بیان کریں:

جواب: حرف وہ کلمہ ہے جسے غیر مستقل بالفہم معنیٰ پر دلالت کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو ۔

حرف کی علامت یہ ہیں کہ اسم اور فعل کہ کسی بھی علامت و خصوصیات کو قبول نا کرنا ہے ۔

{ المیزان الصرفی }

سوال: علماء صرف فَعَلَ کو تمام کلمات کے لیے میزان کیوں بناتے ہیں نیز حروف اصلیہ کتنے ہیں؟

جواب: لغت عربیہ کے اکثر کلمات ثلاثی ہوتے ہیں اس لیے علماء صرف کا اتفاق ہے کہ حروف اصلیہ تین ہوتے ہیں ، اور وہ یہ ہیں : فاء ، عین ،اور لام ۔

سوال: اگر کلمہ کے حروف اصلیہ تین حروف سے زیادہ ہوں تو اس کا وزن کس طرح کریں گے ؟

جواب: اگر کلمہ کی اصل وضع ہی چار یا پانچ حروف پر ہو تو میزان کرتے وقت ایک لام (جیسے دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ) یا دو لام (جَحْمَرِشٌ بروزن فَعْلَلِلٌ) کا اضافہ کریں گے ۔

سوال: اگر وہ زیادتی کسی حرف کی تکرار کی وجہ سے ہو تو اس کا وزن کس طرح کریں گے ؟

جواب: اگر یہ زیادتی کلمہ کے حروف اصلیہ میں سے کسی حرف کے تکرار سے پیدا ہورہی ہے تو میزان کرتے وقت اس کے مقابلے میں آنے والے حرف کا تکرار کریں گے۔ (جیسے قَدَّمَ بروزن فَعَّلَ)

سوال: اگر وہ زیادتی حروف زائدہ میں سے ایک یا دو حروف میں سے ہو رہی ہو تو کس طرح وزن کریں گے ؟

جواب: اگر یہ زیادتی حروف زائدہ میں سے ایک یا دو حروف کے اضافے سے پیدا ہو رہی ہو تو اصول کو اصول کے مقابلے میں رکھتے ہوئے حرف زائد کو بلفظہ تعبیر کریں گے۔ (جیسے قَائِم بروزن فاعل تَقَدَّمَ بروزن تَفَعَّلَ)۔

سوال: اگر زائد حرف تائے افتعال کے بدلے میں آیا ہو تو کس طرح وزن کریں گے ؟

جواب: اگر زائد حرف تائے افتعال کے بدلے میں آیا ہوا ہو تو اصل کا لحاظ کرتے ہوئے وزن میں تائے افتعال کا تلفظ کیا جائیگا (جیسے اضطرب بروزن افتعل) نہ کہ افطعل ۔ البتہ علامہ رضی نے افطعل کی بھی اجازت دی ہے۔

سوال: اگر کسی کلمہ کا حرف اصلی حذف ہو گیا ہو تو اس کا وزن کس طرح کریں گے ؟

جواب: اگر کسی کلمہ کا حرف اصلی حذف ہو گیا ہو تو اس کی میزان سے بھی وہ حرف حذف کر دیا جائیگا ۔

(جیسے:قُلْ بروزن فُلْ، قاضٍ بروزن فاعٍ عِدَةٌ بروزن عِلَةٌ)

سوال: اگر موزون کلمہ میں قلب واقع ہو تو میزان کی کیا صورتحال ہو گی؟

جواب : اس صورت میں میزان میں بھی قلب واقع ہوگا۔ مثلاً کہا جائے گا کے جاہٌ کا وزن عَفَلٌ ہے ۔

سوال: قلب کو پہچاننے کے کتنے اور کون کونسے طریقے ہیں ؟

جواب: قلب کو پہچاننے کے پانچ طریقے ہیں ۔

(1)اشتقاق: کلمہ کا مصدر ،واحد ، جمع ، تصغیر وغیرہ دیکھ کر جانا جائے گا کہ اس کی اصل کیا ہے۔

سوال: نَاءٍ، جَاہٌ ، قِسِیٌّ حَادِیٌ یہ کس سے مقلوب ہے نیز اس کی اصل اور وزن بیان کریں؟

جواب: **نَاءَ یہ نَأْیٌ مصدر سے مقلوب ہے اس کا وزن ہے فَلَعَ:** ناء اصل میں (نَأَیَ بروزن فَعَلَ) تھا قلب کرکے عین کلمہ ھمزہ کو لام کلمہ یاء کی جگہ اور لام کلمہ یاء کو عین کلمہ ھمزہ کی جگہ رکھا تو یہ (نَ یَءَ بروزن فَلَعَ) ہو گیا ۔ اب یہاں پر اجوف کا قَالَ والا قاعدہ لگا تو نَاءَ ہو گیا ۔

جَاہٌ یہ وَجْہٌ مصدر سے مقلوب ہے اس کا وزن ہے عَفَلٌ: جَاہٌ اصل میں(وَجَہٌ بروزن فَعَلٌ) تھا قلب کر کے جیم کو واؤ کی جگہ واؤ کو جیم کی جگہ رکھا تو(جَوَہٌ بروزن عَفَلٌ)ہو گیا اجوف کا قاعدہ لگا واؤ یا یاء متحرک ہو اور اس کا ما قابل حرف متحرک ہو تو اسے الف سے بدل دیا جاتا ہے جَوَہٌ سے جَاہٌ ہو گیا ۔

قِسِیٌّ یہ قُوُوْسٌ جمع سے مقلوب ہے کیوں کہ اس کی واحد قَوْسٌ ہے: قِسِیٌّ اصل میں (قُوُوْسٌ بروزن فُعُوْلٌ) تھا سین کو عین کلمہ کی جگہ واؤ کو لام کلمہ کی جگہ رکھا تو یہ (قُسُوْوٌ بروزن فُلُوْعٌ) ہو گیا۔دوسری واؤ کنارے پر واقع ہونے کی وجہ سے اسے یاء سے بدلا قُسُوْیٌ اور اس کی پہلی واؤ کو بھی یاء سے بدلا اس کے یاء کے ساتھ جمع ہونے اور ان میں سے پہلے کے ساکن ہونے کی وجہ سے قُسُیٌّ پھر یاء کی مناسبت سے سین کو کسرہ دیا تو یہ قُسِیٌّ ہوا پھر ضمہ سے کسرہ کی طرف انتقال دشوار ہونے کی وجہ سے سین کو بھی کسرہ دے کر یاء کا یاء میں ادغام کیا تو قِسِیٌّ ہو گیا ۔

حَادِیٌ یہ وَاحِدٌ سے مقلوب ہے کیوں کہ اس کا واحد وَحْدَۃٌ آتا ہے: حَادِیٌ اصل میں **(وَاحِدٌ بروزن فاعل)** تھا قلب کر کے حا کو فاء کلمہ کی جگہ دال کو عین کلمہ کی جگہ اور واؤ کو لام کلمہ کی جگہ رکھا تو یہ وَاحِدٌ سے **(حَادِوٌ بروزن عَالِفٌ)** ہو گیا حَادِوٌ میں ناقص کا قائدہ نمبر تین لگا کلمہ کے آخر میں کسرہ کے بعد واؤ واقع ہو تو اسے یاء سے بدلنا واجب ہے۔حَادِوٌ سے حَادِیٌ ہو گیا۔

(2)التصحیح مع وجود موجب الاعلال: تعلیل کا سبب و علت پائے جانے کے باجود کلمہ کو بغیر تعلیل کے پڑھنا جیسے : **اَیِسَ** یاء متحرک ماقبل مفتوح ہونے کے باجود اس کو بغیر تعلیل کے پڑھنا اس بات کی دلیل ہے کہ **اَیِسَ** یہ **یَئِسَ** سے مقلوب ہے **یَئِسَ** سے **اَیِسَ** بروزن **عَفِلَ** ہوا۔

(3)ندرۃ الاستعمال: کلمہ کا کم استعمال ہونا جیسے : آرَامٌ یہ رِئَمٌ کی جمع ہے جسکا معنی ہرن ہے۔ آرَامٌ کا استعمال کم ہونا اور أرْآمٌ کا کثرت سے استعمال ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ آرَامٌ یہ أَرْآم بروزن افعال سے مقلوب ہے چناچہ عین کلمہ یعنی دوسرے ھمزہ کو فاء کلمہ کی جگہ مقدم کرکے تسہیل کی تو آرام بروزن **اَعْفَالٌ** ہو گیا ۔ اسی طرح آراءٌ بروزن **اَعْفَالٌ** مقلوب ہے جس کی دلیل ہے اس کا مفرد اَلرّاْیُ ہے ۔

(4)ان یترتب علی عدم القلب وجود همزتین فی الطرف:قلب نہ ہونے کی صورت میں کلمہ کا کنارے پر دو ہمزوں کا پایا جانا۔ یہ بات ہر اس اسم فاعل میں لازم آتی ہے جو اجوف مہموز اللام فعل سے بنایا جائے۔ جیسے **جَاءَ** ، **شَاء** ، کیونکہ ان کا اسم فاعل فاعل کے وزن پر آتا ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ جب کسی فعل میں اس کے عین کلمہ کو الف سے بدل کر تعلیل کی جائے تو اسم فاعل میں بھی عین کلمہ کو ہمزہ سے بدل کر تعلیل کی جائیگی۔ اب اگر ہم **جَاءَ** کے اسم فاعل میں لام کلمہ کو عین کلمہ کی جگہ بطور قلب مقدم کرنے کا قول نہ کریں تو اسم فاعل کا دو ہمزوں کے ساتھ **جَاءِءٌ** تلفظ کرنا لازم آئیگا جو کہ درست نہیں۔ اس وجہ سے عین کلمہ کو ھمزہ سے بدلے بغیر اس پر لام کلمہ کو مقدم کر دیا تو جاءٍ اسے اسم فاعل **جَایِءٌ** بروزن فاعل بنا قلب کیا تو **جاءِیٌ** بروزن **فَالِعٌ** بنا پھر **قاضٍ** والی تعلیل ہوئی تو جاءٍ بروزن فَالٍ بن گیا۔

(5) ان یترتب علی عدم القلب منع الصرف بدون مقتض : قلب نہ ہونے کی صورت میں کلمہ کا بغیر اسباب و منع صرف کے غیر منصرف ہونا: جیسے **اشیاء** اگر اس میں قلب کا قول نہ کریں تو افعال کے وزن کا بغیر سبب کے غیر منصرف ہونا لازم آئیگا، حالانکہ افعال کا وزن قرآن کریم میں منصرف کے طور پر آیا ہے ۔ چنانچہ فرمان باری تعالی ہے﴿ **اِنْ هي إِلَّا أَسْمَاء سميتموها** ﴾۔ لہذا ہم کہتے ہیں کہ **اشیاء** کی اصل **شَیْآءُ** بروزن **فعلاء** ہے ، لام کلمہ ہمزہ کو فا کلمہ کی جگہ رکھا تو **اشیاء** بروزن **لفعاء** ہو گیا۔ تو اسکا غیر منصرف ہونا اسکی اصل کے اعتبار سے ہے جو کہ فعلاء ہے ۔، کیونکہ فعلاء تانیث والے الف ممدوده کا ایک وزن ہے اس وجہ سے **اشیاء** غیر منصرف ہے، یہی مختار ہے۔

{باب اوّل :التقسيم الأول للفعل }

فائدہ: زمانہ کے اعتبار سے فعل کی تین قسمیں ہیں: ماضی ،مضارع ، امر

سوال: فعل ماضی کی تعریف اور مثالوں کے ساتھ علامات تحریر کریں:

جواب: وہ فعل جو زمانہ تکلم سے پہلے کسی چیز کے پائے جانے پر دلالت کرے : قام ، اکل، شرب، وغیرہ

فعل ماضی علامت: جو فعل تائے فاعل اورتائے تانیث ساکنہ کو قبول کرے : **نَصَرْتُ ، نَصَرَتْ۔**

سوال: فعل مضارع کی تعریف اور مثالوں کے ساتھ علامات تحریر کریں:

جواب: وہ فعل جو زمانہ تکلم یا اس کے بعد والے زمانے میں کسی چیز کے پائے جانے پر دلالت کرے:ینصر۔

فعل مضارع کی علامت : (1) فعل مضارع کا لم کے بعد واقع ہونا درست ہو، جیسے : **لم یلد**،

(2) فعل مضارع کی ابتداء حروف اتین میں سے کسی حرف سے ہو : **یکتب ، انصر** ، وغیرہ۔

سوال: فعل مضارع کو کونسی چیزیں حال یا استقبال کے لیے خاص کر دیتی ہیں؟

جواب: فعل مضارع پر لام ابتدائیہ ما اور لا نافیہ داخل ہو جائیں تو فعل مضارع زمانہ حال کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے جیسے :

فعل مضارع پر سین، سوف، آنْ لَنْ اور اِن داخل ہو جائے تو وہ زمانہ مستقبل کے ساتھ خاص ہو جائے گا ۔

سوال: فعل امر کی تعریف و علامت تحریر کریں:

جواب: وہ فعل جس کے ذریعے زمانہ تکلم کے بعد کسی چیز کو طلب کیا جائے ۔ جیسے اِجْتَنِبْ۔

فعل امر کی علامت : معنیٰ طلب کہ ساتھ نون تاکید اور یائے مخاطبہ کو قبول کرنا۔ جیسے اطلبن العلم ، یا ھند اغسلی الثیاب۔

سوال: اسم فعل کی تعریف اور مثالوں کے ساتھ اقسام بیان کریں؟

جواب : وہ اسم جو فعل کا معنیٰ دے لیکن فعل کی علامات کو قبول نہ کرے اسے اسم فعل کہتے ہیں۔

اسم فعل کی تین قسمیں ہیں :

(1) اسم فعل ماضی: **هَيْهَاتَ** بمعنی **بَعُدَ ، شَتَّانَ بمعنى افْتَرَقَ**

(2) اسم فعل مضارع: **اُفٍّ** بمعنی **أَتَضَجَّرُ، وَی** بمعنی **أَتَعَجَّبُ**

(3) اسم فعل امر: **آمین** بمعنی **استجب۔**

سوال: اسم فعل کی تینوں اقسام میں کونسی قسم کثیر الاستعمال ہوتی ہے ؟

جواب: اسم فعل کی تینوں اقسام میں سے اسم فعل امر کثیر الاستعمال ہوتی ہے۔

{التقسیم الثانی للفعل}

فائدہ: حروفِ صحیح و حروف علت پر مشتمل ہونے کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں :

(1) فعل صحیح: وہ فعل جس کے حروف اصلیہ حروف علت سے خالی ہوں۔ جیسے : ضرب، نصر، فتح وغیرہ

(2) فعل معتل : وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلیہ میں سے کوئی حرف وہ حرف علت ہو۔اکل، وجد۔

سوال: حروف علت کو حروف لین اور حروف مدہ کب کہا جائے گا؟

جواب: اگر حروف علت ساکن ہو اور اس کا ماقبل حرف مفتوح ہو تو اس کو حروف لین کہا جاتا ہے۔ثَوْبٌ سَیْفٌ۔

اگر حرف علت ساکن ہو اور اس کے ماقبل کی حرکت اس کی ہم جنس ہو تو اسے حرف مدہ کہا جاتا ہے۔

جیسے: قال، یقول، قیلا وغیرہ ۔

{ اقسام الصحیح }

سوال: فعل صحیح کہ کتنی اور کونسی اقسام ہیں؟

جواب: فعل صحیح کی تین قسمیں ہیں:

(1) صحیح سالم: وہ فعل جس کے حروف اصلیہ حروف علت، ھمزہ ، اور ایک جنس کے دو حروف ہونے سے محفوظ ہو۔ جیسے : ضرب، نصر، جلس، فتح وغیرہ ۔

(2) فعل مھموز: وہ فعل جس کا ایک حرف اصلی ھمزہ ہو۔ جیسے : اکل، سأل ، قرأ وغیرہ ۔

(3) مضاعف : وہ فعل جس کے حروف اصلیہ میں دو حروف ایک جنس کے ہوں جیسے: مدَّ وغیرہ ۔

سوال: مضاعف کا دوسرا نام کیا ہے نیز مضاعف کی کتنی اور کونسی اقسام ہیں؟

جواب:مضاعف کا دوسرا نام **الاَصَمُّ** ہے جس کا معنی شدت اور سختی ہے کیوں مضاعف میں بھی سختی پائی جاتی ہے۔

مضاعف کی دو قسمیں ہیں:

مضاعف ثلاثی: وہ فعل جس کا عین اور لام کلمہ ایک جنس کا ہو۔اِسْتَمَدَّ، **فَرَّ** وغیرہ

مضاعف رباعی: وہ فعل جس کا فاء اور لام اول ایک جنس کا ہو جبکہ عین اور لام ثانی ایک جنس کا ہو ۔

جیسے قَلْقَلَ، عَسْعَسَ، زَلْزَلَ وغیرہ ۔

{ اقسام المعتل }

سوال: فعل معتل کی کتنی اور کونسی اقسام ہیں ؟

جواب: **فعل معتل کی چار قسمیں ہیں :** (۱) مثال (۲) اجوف (۳) ناقص (۴) لفیف

سوال: سوال : مثال کی تعریف اور وجہ تسمیہ بیان کریں ؟

جواب : مثال وہ فعل ہے جس کا فاء کلمہ حرف علت ہو ۔ جیسے وَعَدَ ، یَسَرَ۔

وجہ تسمیہ : ماضی میں تعلیل نہ ہونے کے اعتبار سے مثال فعل صحیح کی مثل و مانند ہے ، اس لئے اس کو مثال کہتے ہیں۔

سوال : اجوف کی تعریف اور وجہ تسمیہ تحریر کریں؟

جواب : اجوف وہ فعل ہے جس کا عین کلمہ حرف علت ہو ۔ جیسے قال باعَ ۔

وجہ تسمیہ : کیونکہ اجوف کا جوف یعنی در میانی حصہ حرف صحیح سے خالی ہوتا ہے اس لئے اسے اجوف کہتے ہیں۔

اجوف کو ذو الثلاثہ یعنی تین حرفوں والا بھی کہا جاتا ہے کیونکہ تائے فاعل کی طرف اسناد کے وقت تاء کے ساتھ مل کر اجوف تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے۔ جیسے : قال سے قلت، باع سے بعت۔

سوال : فعل ناقص کی تعریف اور وجہ تسمیہ تحریر کریں؟

جواب : ناقص وہ فعل ہے جس کا لام کلمہ حرف علت ہو ۔ جیسے غَذَا ، رَمیٰ۔

وجہ تسمیہ : کیونکہ بعض صیغوں میں فعل ناقص کے آخر سے ایک حرف حذف ہونے کے سبب یہ فعل ناقص ہو جاتا ہے جیسے غَزَتْ ، رَمَتْ اس لئے اس کو فعل ناقص کہتے ہیں۔

فائدہ: فعل ناقص کو ذوالاربعہ یعنی چار حرفوں والا بھی کہا جاتا ہے کیونکہ تائے فاعل کی طرف اسناد کے وقت تاء کے ساتھ مل کر فعل ناقص چار حروف پر مشتمل ہوتا ہے۔ جیسے غَزَوْتُ ، رَمَیْتُ

سوال : فعل لفیف کی تعریف، اقسام اور وجہ تسمیہ تحریر کریں؟

جواب: لفیف وہ فعل ہے جس کے حروف اصلیہ میں دو حروف علت ہوں۔ جیسے طَیٌّ۔

لفیف کی دو قسمیں ہیں: مفروق، مقرون۔

لفیف مفروق : وہ فعل ہے جس کا فاء اور لام کلمہ حرف علت ہو۔ جیسے وقٰی، وقیٰ۔

وجہ تسمیہ : کیونکہ حرف صحیح لفیف کے دو حروف علت کے درمیان فرق یعنی جدائی کرنے والا ہوتا ہے اس لئے اسے لفیف مفروق کہتے ہیں۔

لفیف مقرون : وہ فعل جس کے عین اور لام کلمہ میں حرف علت ہو ۔ جیسے طَوٰی، رَوٰی وغیرہ۔

وجہ تسمیہ : کیونکہ اس کے دونوں حروف علت ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے ہوتے ہیں اس لئے اس کو لفیف مقرون کہتے ہیں۔

{ التقسیم الثالث للفعل }

سوال: مجرد اور مزید فیہ فعل کی تعریف کریں، اور ہر ایک کی اقسام بیان کریں ساتھ میں مثال بھی دیں۔

جواب: **مجرد:** وہ فعل ہے جس کے تمام حروف اصلی ہوں اور کلمہ کی الٹ پھیر کرنے میں بغیر سبب کے کوئی بھی حرف حذف نہ ہو۔ جیسے "ضرب، قتل، نصر "

مزید فیہ: وہ فعل ہے جس کے حروف اصلیہ پر ایک یا ایک سے زائد حروف کا اضافہ کیا گیا ہو۔ جیسے " اِجْتَنَبَ اِسْتَنْصَرَ۔

فعل مجرد کی دو قسمیں ہیں : (ا) ثلاثی مجرد : نصر (۲) رباعی مجرد : دَحْرَجَ۔

فعل مزید فیہ کی بھی دو قسمیں ہیں : (ا)ثلاثی مزید فیہ:اِسْتَنْصَرَ (۲) رباعی مزید فیہ: تَدَحْرَجَ۔

سوال: ماضی کے اعتبار سے ثلاثی مجرد کے کتنے ابواب ہیں؟ وجہ حصر بیان کریں۔

جواب : صرف ماضی کے لحاظ سے ثلاثی مجرد فعل کے تین ابواب ہیں کیونکہ ثلاثی مجرد فعل ماضی کا فاء کلمہ ہمیشہ مفتوح ہوگا۔نَصَرَ ، ضَرَبَ، فَتَحَ یا عین کلمہ یا مفتوح، یا مکسور ، یا پھر مضموم ہوگا۔ جیسے : کَرُمَ ، سَمِعَ ،حَسِبَ ۔

سوال : ماضی اور مضارع کے اعتبار سے فعل ثلاثی مجرد کے کتنے اور کون کونسے ابواب ہیں ؟ وجہ حصر تحریر کریں۔

جواب : **ماضی اور مضارع کے اعتبار سے ثلاثی مجرد فعل کے چھ ابواب ہیں:** کیونکہ مضارع کا عین کلمہ یا مضموم ہوگا یا مفتوح ہوگا یا پھر مکسور ہوگا۔ (ا) نَصَرَ یَنْصُرُ (۲) ضَرَبَ یَضْرِبُ (۳) فَتَحَ یَفْتَحُ (۴) سَمِعَ یَسْمَعُ (۵) کَرُمَ یَکْرُمُ (6) حَسِبَ یَحْسِبُ۔

سوال: باب فتح سے آنے والے افعال کی کیا خصوصیت ہوتی ہے؟ کیا ہر وہ فعل جس کا عین یا لام کلمہ حرفِ حلقی ہو، لازماً باب فتح سے ہوگا؟ وضاحت کریں۔

جواب: ہر وہ فعل جو باب فتح سے ہو اس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہوگا۔ جیسے وَضَعَ ،وَهَلَ۔البتہ یہ ضروری نہیں کہ ہر وہ فعل جس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہو وہ باب فتح سے ہی آئے۔ جیسے: صَحَّ یَصِحُّ از باب ضَرَبَ یَضرِبُ۔

سوال : ایسے افعال جن کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی نہیں اس کے باوجود وہ باب فتح کیوں آتے ہیں ؟

جواب: جس فعل کے عین یالام کلمہ میں حرف حلقی نہیں اس کا باب فتح سے آنا یا تو شاذ ہے۔ جیسے اَبیٰ یَأبیٰ ، هَلَكَ يَهْلَكُ۔ یا پھر لغات مُتَدَخِلہ سے ہے جیسے رَكَنَ يَرْكَنُ۔

==

سوال: باب سَمِعَ سے عموماً کون کون سے افعال آتے ہیں ؟

جواب: عموماً اس باب سے وہ افعال آتے ہیں جن میں خوشی، بھرا ہوا ہونا، خالی ہونا، رنگ، عیب اور ظاہری خلقت یعنی انسانی حلیہ کا ذکر ہو۔ مثلاً۔ طَرِبَ (خوش ہونا) حَزِنَ (غمگین ہونا) شَبِعَ (سیر ہونا) عَطِشَ (پیاسا ہونا) جَهِرَ (بلند ہونا) وغیرہ۔

سوال: باب کَرُمَ یَکرُمُ سے کون سے افعال نہیں آتے اور کون سے شاذ آتے ہیں ؟

اس باب سے سے معتل العین یعنی اجوف یائی نہیں آتا سوائے ایک لفظ هَیُوَ کے ۔ اور نہ ناقص یائی متصرف سوائے نَهُوَ کے۔اسی طرح فعل مضاعف بھی اس باب سے بہت کم آتا ہے ۔ جیسے ۔ شَرُرْتُ ۔ لَبُبْتُ۔

سوال: باب حَسِبَ یَحْسِبُ کس قسم کے افعال میں زیادہ تر استعمال ہوتا ہے،فعل صحیح میں اس کا استعمال کس قدر ہے؟

جواب: باب حَسِبَ یَحْسِبُ زیادہ تر فعل معلل میں استعمال ہوتا ہے فعل صحیح میں قلیل الاستعمال ہے۔

{تنبیہات}

سوال: ماضی اور مضارع کے اعتبار سے ثلاثی مجرد فعل کے چھ ابواب کس فعل سے آتے ہیں؟دائم الابواب کسے کہتے ہیں ؟

جواب: مذکورہ چھ ابواب کے افعال کبھی فعل متعدی سے آتے ہیں اور کبھی فعل لازم سوائے باب کرم کے کیونکہ یہ باب ہمیشہ فعل لازم سے آتا ہے۔ جیسے **شَرُف ، حسُن**۔

پہلے تین ابواب (۱) نَصَرَ یَنْصُرُ (۲) ضَرَبَ یَضرِبُ (۳) فَتَحَ یَفْتَحُ کو **دائم الابواب** کہتے ہیں۔

سوال: مندرجہ ذیل تمام ابواب کس کس باب سے آتے ہیں وضاحت ؟

جواب: (1) مضاعف تین ابواب سے آتا ہے۔ باب **نَصَرَ : سرہٗ یسرہٗ، ضَرَبَ : فَرَّ یفِرُّ ،سَمِعَ : عَضَهِ یَعَضُّه**

(۲) مہموز الفاء پانچ ابواب سے آتا ہے ۔ باب **نَصَرَ : أَخَذَ یَأْخُذُ ،ضَرَبَ: أسر یأسر، فَتَحَ :أَهَبَ یَأهَبْ سمع : أمِنَ یَأْمَنُ ، کَرُمَ:اسل یأسل۔**

(۳) مہموز العین چار ابواب سے آتا ہے۔ باب **ضرب : أیَّ یئی ۔ فَتَحَ : سَأَلَ یسأل ،سمع: سئمَ یَسْئَمُ ،کرم: لؤم یلؤم۔**

(۴) مہموز الام پانچ ابواب سے آتا ہے باب **نصر: بَرَأَ یبرء، ضرب : هنأ یهنئ ، فتح: قرء یقرء سمع : صَدِئَ یَصدَئ کرم : جرء یجرؤ۔**

(۵) مثال پانچ ابواب سے آتا ہے۔ باب **ضرب : وعدَ یَعِدُ، فتح : وضع یوضع سمع: وَجِلَ یَوجَلُ ۔ کَرَمَ وَسُمَ یَوسُمُ حَسِبَ : وَرِث یرِثُ۔**

(6) اجوف تین ابواب سے آتا ہے۔ **نصر:قال یقُولُ ، ضرب: بَاعَ یبیعُ، سمع : خاف یَخَافُ۔**

(۷) ناقص پانچ ابواب سے آتا ہے۔ باب **نصر: دعا یدعو ۔ ضرب : رمیٰ یرمی ، فتح: سعیٰ یسعیٰ ، سمع:رضی یرضیٰ، کرم: سرو یسرو۔**

(۸) لفیف مفروق تین ابواب سے آتا ہے۔ باب **ضرب : وفیٰ یفی۔ سمع :وجی یوجیٰ ،حسب: ولی یلی۔**

(9) لفیف مقرون دو بابوں سے آتا ہے۔ **باب ضرب : روی یروی سمع : قوی یقوی۔**

سوال: فعل اجوف وناقص کے باب پہچاننے کی علامات تحریر فرمائیں

جواب: اگر اجوف ماضی میں الف کے ساتھ اور مضارع میں واؤ کے ساتھ ہو تو باب نصر سے ہوگا ۔ **قَال يَقُولُ۔**

اگر ماضی میں الف کے ساتھ اور مضارع میں یاء کے ساتھ ہو تو باب ضرب سے ہوگا ۔**بَاعَ يَبِيْعُ۔**

اگر ماضی و مضارع دونوں میں الف کے ساتھ یا یاء کے ساتھ یا واؤ کے ساتھ ہو تو باب سمع سے ہوگا ۔

جیسے ۔ **خَافَ يَخَافُ غَيِدَ يَغْيَدُ عَوِرَ يَعْوَرُ ۔**

فعل ناقص کے باب پہچاننے کی علامات:

ناقص اگر ماضی میں الف کے ساتھ اور مضارع میں واؤ کے ساتھ ہو تو باب نصر سے ہوگا جیسے **دَاعَا یدعو۔**

اگر ماضی میں الف کے ساتھ اور مضارع میں یاء کے ساتھ ہو تو باب ضرب سے ہوگا جیسے **رمیٰ یرمیْ۔**

اگر ماضی و مضارع دونوں میں الف کے ساتھ ہو تو باب فتح سے ہو گا جیسے۔ **سعیٰ یسعیٰ۔**

اگر ماضی و مضارع دونوں میں واؤ کے ساتھ ہو تو باب کرم سے ہوگا۔ جیسے **سَرُوَ یسرو۔**

اگر ماضی و مضارع دونوں میں یاء کے ساتھ ہو تو باب حسب دسے ہوگا۔ جیسے **وَلِیَ یلیٰ۔**

اگر ماضی میں یاء کے ساتھ اور مضارع میں الف کے ساتھ ہو تو باب سمع سے ہوگا۔**رضی یرضیٰ**

سوال: لغت عرب میں کتنے افعال ایسے آئے ہیں جن کو ماضی و مضارع دونوں میں مکسور العین پڑھنا ضروری ہوتا ہے؟ نیز کتنے افعال ایسے آئے ہیں جن کو ماضی مکسور العین پڑھا ضروری ہے ؟

جواب: لغت عرب میں صرف تیرہ (۱۳) کلمات یعنی افعال ایسے آئے ہیں جن کو ماضی و مضارع دونوں میں مکسور العین پڑھنا ضروری ہے۔ جن میں سے چند یہ ہیں : **وثق ، وَرِثَ ، وَرِعَ ، وَرِكَ ، وَرِمَ ، وَعِقَ ، وَفِقَ، وَلِيَ وَمِقَ۔**

گیارہ افعال ایسے آئے ہیں جن کو ماضی مکسور العین پڑھا جاتا ہے جبکہ مضارع میں عین کلمہ پر کسرہ و فتحہ دونوں جائز ہیں۔

جن میں سے چند یہ ہیں : **بِئْسَ ، وَبِقَ ، وَحِمَ ، وَغِرَ ، وَلِغَ ولہ، وَحِرَ، يَئِسَ وغیرہ۔**

{ثلاثی مزید فیہ کے اوزان}

سوال: ثلاثی مزید فیہ افعال کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

جواب: ثلاثی مزید فیہ افعال کی تین اقسام ہیں:

(1) وہ فعل جس میں ایک حرف کا اضافہ کیا گیا ہو۔یہ تین اوزان ہیں۔أفعل، فَاعَل، فَعَّلَ۔

(2) وہ فعل جس میں دو حروف کا اضافہ کیا گیا ہو۔یہ پانچ اوزان ہیں۔اِنفعل،افتعل، اِفعلَّ، تفعَّلَ، تفاعل۔

(3) **وہ فعل جس میں تین حروف کا اضافہ کیا گیا ہو۔یہ چار اوزان ہیں۔استفعل، افعوْعل، افعال،افعوَّلَ۔**

سوال: فعل اور اسم زیادتی کے اعتبار سے زیادہ سے زیادہ کتنے حروف پر مشتمل ہو سکتے ہیں؟

جواب: فعل باعتبار زیادتی کے زیادہ سے زیادہ چھ حروف پر مشتمل ہو سکتا ہے۔ اوراسم باعتبار زیادتی کے سات حروف پر مشتمل ہو سکتا ہے کیونکہ فعل ثقیل ہوتا ہے جبکہ اسم خفیف ہوتا ہے۔

{رباعی مجرد و مزید اور اس کی ملحقات کے اوزان}

سوال: رباعی مجرد کے کتنے اور کونسے اوزان ہیں؟

جواب: رباعی مجرد کا ایک ہی وزن ہے فَعْلَلَ جیسے دحرج یدحرج۔

سوال: ملحقات رباعی مجرد کتنے اور کون کون سے ابواب ہیں؟

جواب: ملحقات رباعی مجرد سات ابواب ہیں:

فَعْلَلَ جیسے جَلْبَبَ	فَوْعَلَ جیسے جَوْرَبَ	فَعْوَلَ جیسے رَهْوَكَ	فَيْعَلَ جیسے بَيْطَرَ
فَعْيَلَ جیسے شَرْيَنَ الزَّرْعَ	فَعْلیٰ جیسے سلقی۔	فَعْنَلَ جیسے قَلْنَسَ	

سوال: الحاق کسے کہتے ہیں؟

جواب: الحاق یہ ہے کہ کسی کلمہ کو اپنے سے زیادہ حروف والے کلمے سے جوڑنے کیلئے اس میں ایک یا ایک سے زیادہ حروف کا اضافہ کیا جائے تاکہ اس میں اس ہی کی طرح کا تصرف کیا جائے۔

سوال: رباعی مزید کی کتنی اور کونسی اقسام ہیں؟

جواب: رباعی مزید فیہ افعال کی دو قسمیں ہیں:

(1) وہ فعل رباعی جس میں ایک حرف بڑھایا گیا ہو۔اس کا ایک وزن ہے۔تَفَعْلَلَ۔

(2) وہ فعل رباعی جس میں دو حروف بڑھائے گئے ہوں۔اس کے دو وزن ہیں۔ اِفعنلل، افعنلیٰ۔

سوال: جس ملحق برباعی مزید فیہ میں ایک حرف بڑھایا گیا ہو اس کے کتنے اوزان ہیں؟

جواب: جس ملحق برباعی مزید فیہ میں ایک حرف بڑھایا گیا ہو اس کے چھ اوزان ہیں۔

تَفَعْلَلَ جے تَجَلْبَبَ	تَفَعْوَلَ جیسے تَرَهْوَكَ	تَفَيْعَلَ جیسے تَشَيْطَنَ
تَفَوْعَلَ جیسے تَجَوْرَبَ	تَمَفْعَلَ جیسے تَمَسْكَنَ	تَفَعْلَى جیسے تَسَلْقَى

سوال: جس ملحق برباعی مزید فیہ میں دو حروف بڑھائے گئے ہوں اس کے کتنے اوزان ہیں ؟

جواب: اس کے ملحق اوزان دو ہیں :

(1) افعنلل سے اقعنسس (2) افْعَنْلی جیسے اسلنقیٰ۔

سوال: اِقْعَنْسَسَ اوراِحْرَنْجَمَ اوزان میں کیا فرق ہے ؟

جواب: اِقْعَنْسَسَ میں دو لاموں میں سے ایک لام زائدہ ہے جو الحاق کے لیے ہے اور اِحْرَنْجَمَ میں دونوں لام اصلی ہیں۔

سوال: مادے کے اعتبار سے فعل کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں ؟

جواب: مادے کے اعتبار سے فعل کی چار قسمیں ہیں :

(۱)ثلاثی (۲) رباعی (۳) خماسی (۴) سداسی

سوال: حرکات و سکنات کے اعتبار سے فعل کے کتنے ابواب ہیں ؟

جواب: حرکات و سکنات سے حاصل صورتوں کے اعتبار سے فعل کی (37) ابواب ہیں ۔

سوال: باب أفْعَلَ (افعالٌ) کتنے اور کون کونسے معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے نیز ان میں سے تین کی وضاحت کریں ۔

جواب: باب أفْعَلَ (افعالٌ) دس معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے :

تعدیہ	صیرورت	داخل ہونا	سلب	مطاوعت
وجدان	استحقاق	تعریض	موافقت	تمکین

تعدیہ: یعنی متعدی بنانا فاعل کو ہمزہ کے ذریعے مفعول بنانا جیسے: اقمت زیداً ، اقعدت زیداً ۔

صیرورت: سے مراد شے کا شے والا ہو جانا ألبن الرجل مرد دودھ والا ہوگیا ۔

وجدان: شے کو ایک صفت خاص سے متصف پانا ہے جیسے: احمدت زیداً ۔

سوال: باب مفاعلۃ کا استعمال کتنے معانی کے لیے ہوتا ہے ؟

جواب: باب مفاعلۃ کثرت کے ساتھ دو معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے :

{التقسیم الرابع للفعل}

سوال: فعل جامد کسے کہتے ہیں نیز اس کی کتنی اور کونسی اقسام ہیں؟

جواب: جامد وہ فعل ہے جو ایک ہی صورت پر قائم رہے جیسے: لیس ۔

فعل جامد کی دو قسمیں ہیں:

(1) وہ فعل جامد جو ماضی کی حالت پر قائم رہے افعال ناقصہ میں لیس افعال مقاربہ میں کرب افعال رجاع میں سے عسیٰ، حری، إخلولق، افعال شروع أَنْشَأَ ، طَفِقَ ، أَخَذَ ، جَعَلَ اور عَلَقَ ، افعال مدح میں نِعْمَ اور حبذا ، افعال ذم میں بئس اور ساء اور افعال استثناء میں خلا ، عدا اور حاشا ہیں۔

(2) وہ فعل جامد جو امر کی حالت پر قائم رہے جیسے : هَبْ اور تعلّمْ یہ صرف دو ہیں :

سوال: متصرف کسے کہتے ہیں نیز اس کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب:.جو ایک ہی صورت سے وابستہ نہ ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں :

(1) تام التصرف: جس سے ماضی ،مضارع اور امت کے صیغے آئیں ۔ضرب، دحرج وغیرہ

(2) ناقص التصرف: جس سے صرف ماضی و مضارع کا صیغہ آئے ۔زَالَ یَزَالُ، بَرِحَ یَبْرَحُ وغیرہ۔

سوال: فعل ماضی سے فعل مضارع بنانے کا طریقہ بیان کریں ۔

جواب: اگر ماضی چار حرفی ہے تو اس کے شروع میں علامت مضارع مضموم کا اضافہ کریں۔ جیسے **دَحْرَجَ** سے **يُدحرِجُ** ، **اکرم** سے **یکرم** ۔اگر تین، پانچ یا چھ حرفی ہے تو شروع میں علامت مضارع مفتوح کا اضافہ کریں۔ جیسے **کتب** سے **يَكْتُبُ** **انْطَلَقَ** سے **يَنْطَلِقُ** **اسْتَغْفَرَ** **يَسْتَغْفِرُ** ۔

اگر ماضی ثلاثی مجرد ہے تو فاء کلمہ کو ساکن کرکے عین کلمہ پر باب کے مطابق ضمہ ، فتحہ یا کسرہ لگائیں۔ جیسے ینصرُ، یفتَحُ، یضرِبُ پھر اگر فعل ماضی غیر ثلاثی ہو اور اس کی ابتدا میں تاء زائد ہو تو وہ اپنے حالت پر باقی رہے گا۔ جیسے: **تشارَكَ** سے **يتَشارَكُ** تَعلّمَ سے یتعلم اگر تاء زائدہ ابتداء میں نہ ہو تو ماقبل آخر کو کسرہ دیا جائے گا۔ جیسے : **يُعظم، يُقَاتِلُ** نیز اگر فعل ماضی کے شروع میں ہمزہ زائد یعنی ہمزہ وصلی لگا ہو تو مضارع میں اس کو حذف کر دیا جائے گا۔ جیسے : **أكرم** سے **یکرم**۔

سوال: فعل مضارع سے فعل امر بنانے کا طریقہ بیان کریں ۔

جواب:سب سے پہلے فعل مضارع سے علامت مضارع حذف کریں جیسے: عَظِّمْ ، تَشَارَكْ پھر اگر فعل مضارع کا فاء کلمہ ساکن ہو تو اس کے شروع میں ہمزہ کا اضافی کریں ۔ جیسے ینصر سے انصر وغیرہ۔

{التقسیم الخامس للفعل}

سوال: مفعول بہ کی ضرورت ہونے اور نہ ہونے کے اعتبار سے فعل کی کتنی قسمیں ہیں ۔

جواب : اس اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں :(1)فعل متعدی (2) فعل لازم۔

سوال: فعل متعدی ولازم کی تعریف اور علامات بیان کریں ۔

جواب: فعل متعدی: وہ فعل ہے جو فاعل سے تجاوز کر کے بذات خود مفعول بہ تک پہنچے۔ جیسے حفظ مُحَمَّدٌ درسا۔ اس کو فعل متجاوز بھی کہتے ہیں۔

فعل متعدی کی علامت:

(1)اس کے ساتھ ایسی ھاء ضمیر کا متصل ہونا درست ہو جو مصدر کے علاوہ کی طرف لوٹے جیسے **زید ضربہ بکر۔**

(2) اس سے اسم مفعول تام بنایا جا سکے یعنی ایسا اسم مفعول جو حرف جر یا ظرف سے ملا ہوا نہ ہو۔ جیسے **مضروب**

فعل لازم: وہ فعل جو فاعل سے تجاوز کر کے مفعول بہ تک نہ پہنچے ۔ جیسے **قَعَدَ مُحَمَّد** اس فعل کو فعل قاصر بھی کہتے ہیں۔

فعل لازم کی علامات :

i. صفائی یا گندگی کا معنیٰ دینا ۔ طَهُرَ، قَذِرَ
ii. عیب کا معنیٰ دینا ۔ عَوِرَ
iii. رنگ کا معنیٰ دینا ۔ حَمِرَ۔
iv. عوارض کا معنیٰ دینا ۔ مَرِضَ
v. باب کَرُمَ سے ہونا
vi. باب انفعال سے ہونا۔انکسر۔
vii. طبعی صفات کا معنی دینا جَبُنَ۔

سوال: فعل متعدی کی اقسام تحریر کریں؟

جواب : فعل متعدی کی تین اقسام ہیں :

(1) متعدی بیک مفعول ۔ جیسے فَهِمَ الْمُتَعَلِّم مسألة –

(2) متعدی بدو مفعول ۔وہ دونوں مفعول اصل میں یا تو مبتداء اور خبر ہونگے جیسے افعال قلوب کے دو مفعول یا پھر ایسا نہیں ہوگا جیسے أَعْطٰی۔

(3) متعدی بسہ مفعول جیسے باب عَلِمَ اور اَرَی کے افعال ہیں۔

سوال: فعل لازم کو متعدی بنانے کے کتنے اور کون کونسے طریقے ہیں؟

جواب : **فعل لازم کو متعدی بنانے کی آٹھ اصولی طریقہ ہیں:**

(1) باب افعال پر لانا۔ جیسے کرم سے أكرم زيد بكرا

(2) باب تفعیل پر لانا۔ جیسے فَرِحَ سے فرّحتُ زیداً۔

(3) باب مفاعلہ پر لانا۔ جیسے جلاَ سے جَالَسَ بکرٌ العلماءَ

(4) حرف جر کے ذریعے متعدی بنانا۔ جیسے ذھب سے ذهبت بزيدٍ۔

(5) باب استفعال پر لانا۔ جیسے خَرَجَ سے استخرج زيد المالَ۔

(6) تضمین نحوی: کلمہ لازم کو کلمہ متعدی کے معنٰی میں استعمال کرنا۔(و لا تعزموا عقدة النكاح)

(7) حرف جر کو بطور شاذ حذف کرنا۔ جیسے: تمرون الديار۔

(8) غلبہ کے ارادے کے لیے فعل لازم کو باب نصر کی طرف پھیرنا۔قاعدته فقعدته فأناقعده۔

سوال: فعل متعدی کو لازم بنانے کے کتنے اور کون کونسے طریقے ہیں؟

جواب : **فعل متعدی کو لازم بنانے کی پانچ اصولی طریقہ ہیں:**

(1) التضمین: کسی متعدی کلمہ کو لازم کلمہ کا معنٰی دینا تاکہ اس کی طرح یہ بھی لازم بن جائے ۔
جیسے : (يُخَالِفُوْنَ عَنْ أمره)

(2) تعجب اور مبالغہ کے ارادے سے فعل متعدی کو باب کَرُمَ پر لانا ۔ جیسے : ضَرُبَ زیدٌ ما اضربہ۔

(3) متعدی فعل کو فعل لازم کا موافق بنانا جیسے کسرته فانكسر۔

(4) عامل کا اپنے معمول سے تاخیر ہونے کی وجہ سے کمزور ہو جانا جیسے: إنْ كنتم للرُّوْيا تعبرون

(5) ضرورت شعری کی وجہ سے جیسے : تبلت فؤادک فی المنام خریدۃٌ ، تسقی الضجیع ببارد بسام۔

{التقسیم السادس للفعل}

سوال: فعل معروف اور فعل مجہول کی تعریف بیان کریں۔

جواب: **فعل معروف:** وہ فعل جو کے ساتھ اس کا فاعل مذکور ہو۔ حفظ محمد الدرس۔

فعل مجہول: وہ فعل کس کے فاعل کو حذف کر کے غیر فاعل کو اس کا نائب بنا دیا گیا ہو۔ ضُرِبَ زیدٌ۔

سوال: فعل ماضی سے فعل مجہول بنانے کا طریقہ بیان کریں۔

جواب: اگر فعل ماضی کے شروع میں ہمزہ اصلی نہ ہو اور نہ ہی تاء زائد ہو اور نہ ہی اس کا عین کلمہ الف ہو تو اس کا پہلا حرف مضموم اور ماقبل مکسور ہوگا۔ جیسے: **ضُرِبَ زیدٌ** ۔

اگر ماضی کی ابتدا میں تاء زائد ہو تو پہلے حرف کے ساتھ دوسرے حرف کو بھی ضمہ دیا جائے گا۔ جیسے: **تُعُلِّمَ الحسابُ۔**

اگر ماضی کی ابتدا میں ہمزہ وصلی ہو تو پہلے حرف کے ساتھ تیسرا حرف بھی مضموم ہوگا۔ جیسے: **اُنْطُلِقَ بِزیدٍ**۔

اگر ماضی کا عین کلمہ الف ہو تو اس کو یاء سے تبدیل کر دیا جائے گا اور پہلے حرف کو کسرہ دیا جائے گا۔ جیسے: **بِيْعَ** ۔

نیز اجوف یائی و واوی کے پہلے حرف کو ضمہ دیا جائے گا جب اس کا مضارع مفتوح العین ہو۔ جیسے: **خُفْتُ** اور جمہور علماء صرف نے مضاعف ثلاثی میں فاء کلمہ پر ضمہ واجب قرار دیا ہے۔ جیسے: **مُدَّ**۔

سوال: فعل مضارع سے مجہول بنانے کا طریقہ بیان کریں۔

جواب: فعل مضارع کے پہلے حرف کو ضمہ اور ما قبل آخر کو فتحہ دے دیں۔ جیسے: یُضْرَبُ اگر فعل مضارع کا ما قبل حرف مدہ ہو جیسے: یَقُوْلُ، یبیع تو حرف مدہ کو فعل مجہول میں الف سے بدل دیں گے ۔ جیسے: **یُقَالُ** اور **یباع**۔

سوال: فعل لازم کا فعل مجہول کس طرح آئے گا؟

جواب: فعل لازم سے مجہول نہیں آتا اگر فعل لازم سے مجہول لانا ہو تو ظرف یا ایسے مصدر کے ساتھ جو متصرف ہو یا اس مجرور کے ساتھ جس کا حرف جار کسی ایک طریقہ کے ساتھ لازم نہ ہو تو اس صورت میں فعل لازم سے فعل مجہول بن سکتا ہے:

جیسے:سِيْرَ یَوْمُ الْجُمْعَةِ، وَقِفَ امَامُ الامیر۔

سوال: کون کونسے افعال لغت عرب میں صرف مجہول ہی استعمال ہوتے ہیں؟

عُنِيَ	زُهِيَ	فُلِجَ	حُمَّ	سُلَّ	جُنَّ

سوال: وہ کونسے افعال ہیں جو فصیح و زیادہ استعمال میں فعل مجہول پڑھے جاتے ہیں اور شاذ فعل معروف؟

بُهِتَ، بُهِتَ	نُخِيَ، نَخَا	زُكِمَ، زَكَمَ	نُتِجَ، نَتَجَ	طُلَّ، طَلَّ

{التقسیم الرابع للفعل}

سوال: فعل موکد و غیر موکد کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس فعل کے آخر میں نون ثقیلہ یا نون خفیفہ لاحق ہو اسے فعل موکد کہتے ہیں ۔لَیَضْرِبَنَّ۔

جس فعل کے میں نون ثقیلہ یا نون خفیفہ لاحق نہ ہو اسے غیر موکد کہتے ہیں ۔یُسْجَنُ۔

سوال: کیا فعل ماضی و فعل امر میں نون تاکید آسکتا ہے ؟

جواب: فعل ماضی میں نون تاکید نہیں آتا اور فعل امر میں مطلقاً نون تاکید آ سکتا ہے جیسے: اُكْتُبَنَّ۔

سوال: شاعر کے قول سُورَۃ دَامَنَّ سَعدُكَ لو رحمت "دَامَنَّ" فعل ماضی ہونے کے باوجود موکد کیوں ہے ؟

جواب: شاعر نے بطور دعا دَامَنَّ کا کلمہ ادا کیا ہے جس میں طلب کا معنیٰ پایا جارہا ہے اس معنیٰ کی وجہ سے یہ فعل امر کے مشابہ ہو گیا چنانچہ ضرورت شاذ کے طور پر اس کے ساتھ امر جیسا معاملہ کرتے ہوئے نون تاکید لاحق کر دیا۔ جیسا کہ رؤبۃ بن عجاج کے قول : " أَقَائِلَنَّ أحضروا الشُّهُودَا " میں " قائلٌ " اسم فاعل کے آخر میں بطور شاذ نون تاکید لاحق ہے۔

سوال تاکید کے اعتبار سے فعل مضارع کی کتنی حالتیں ہیں؟

جواب تاکید کے اعتبار سے فعل مضارع کی چھ حالتیں ہیں :

فعل مضارع کی تاکید لگانا واجب ہو۔	تاکید لگانا قریب بواجب ہو۔	بکثرت تاکید لگائی جاتی ہو۔
کبھی کبھی تاکید لگائی جاتی ہو۔	تاکید لگانا بہت کم ہو۔	تاکید لگانا ممنوع ہو۔

سوال: کس صورت میں فعل مضارع کو موکد کرنا واجب ہے؟

جواب : اس کی چند شرائط ہیں

(1) مضارع مثبت ہو (2) مستقبل ہو (3) کلمہ جواب قسم ہو۔

(4) مضارع اور جواب قسم لام تاکید کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔ جیسے تاللہ لا کِیْدَنَّ أَصْنَا مَکُم

اس وقت بصریوں کے نزدیک مضارع پر نون تاکید و کام تاکید لگانا واجب ہے ۔

سوال: کس صورت میں مضارع کو موکد کرنا قریب بواجب ہے ؟

جواب : جب جملہ شرط واقع ہو اس کلمہ اَنْ کے ساتھ جس کے بعد کلمہ ما زائد آتا ہو ۔ جیسے:فأما تذهبن بک۔

سوال: کس صورت میں فعل مضارع اکثر موکد ہوتا ہے ؟

جواب : جب فعل مضارع کلمہ امر ، نہی ، دعا، عرض، تمنی یا استفہام یا تخضیض کے بعد واقع ہو۔

سوال : کس صورت میں مضارع کبھی کبھی موکد ہوتا ہے ؟

جواب : جب فعل مضارع لا نافیہ یا ما زاءدہ کے بعد واقع ہو جب کے لا اور ماسے پہلے ان شرطیہ نہ ہو ، لانافیہ ۔

جیسے (واتقوا فتنۃ لا تصیبن الذین)

سوال: کسی صورت میں مضارع کو موکد کرنا بہت کم ہے ؟

جواب : جب وہ لَمْ اور کلمات جزا کے بعد آئے ۔

سوال: کس صورت میں فعل مضارع کو موکد کرنا منع ہے ؟

جواب: جب تاکید واجب ہونے کی شرائط نہ پائی جائیں اور وہ جواب قسم منفی بن رہا ہو یا کلام منفی ہو چاہے تقدیراً منفی ہو۔
اور جہاں فعل مضارع اور کام کے درمیان فعل ہو ۔ جیسے: وَلَسَوفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضى۔

سوال : فعل مضارع موکد کے آخر کے احکام تحریر فرمائیں ؟

جواب: فعل مضارع موکد کے آخر کے احکام درج ذیل ہیں:

- فعل مضارع موکد اگر اسم ظاہر یا واحد مذکر کی طرف مسند ہو تو اس کا آخر مفتوح ہوگا اور فعل کا کوئی بھی حرف حذف نہ ہوگا خواہ فعل صحیح ہو یا معتل ۔ جیسے لینصرنَّ زیدٌ، لَيَقْضِيَنَّ، لَيَغْزُوَنَّ ، لَيَسْعَيَنَّ۔
- فعل مضارع موکد اگر ضمیر تثنیہ کی طرف مُسند ہو تو فعل کا کوئی بھی حرف حذف نہ ہوگا البتہ لگاتار ایک جیسا حرف یعنی نون آنے کی وجہ سے نون رفع یعنی نون اعرابی حذف ہوگا اور نون تاکید کو نون اعرابی سے تشبیہ دینے کی وجہ سے نون تاکید مکسور ہوگا۔ جیسے لتنصُرَانِّ لَتَقْضِيَانِّ، لَتَغْزُوَانِّ

اگر فعل مضارع واؤ جمع کی طرف مسند ہو تو وہ فعل دو حال سے خالی نہیں ہوگا یا تو فعل صحیح ہوگا یا ناقص۔

- اگر فعل صحیح ہو تو نون اعرابی اور واؤ جمع کو حذف کر دیا جائے گا۔ جیسے : لَتَنْصُرُنَّ يَا قَوْمُ ۔
- اگر فعل مضارع ناقص ہو اور اس کا عین کلمہ مضموم یا مکسور ہو تو اس صورت میں فعل کا لام کلمہ گر جائے گا۔ جیسے لَتَغْزُنَّ۔ اگر عین کلمہ مفتوح ہو تو اس صورت میں صرف لام کلمہ حذف کیا جائے گا اور نون تاکید کا ماقبل مفتوح ہوگا اور واؤ جمع کو ضمہ کے ساتھ حرکت دی جائے گی۔ جیسے : لَتَخْشَوُنَّ، لَتَسْعَوُنَّ۔
- اگر فعل مضارع یائے مخاطبہ کی طرف مسند ہو تو یاء اور نون اعرابی کو حذف کر دیا جائے گا۔ جیسے : لَتَنْصُرِنَّ، لَتَغْزِنَّ۔

اگر فعل ناقص ہو اور عین کلمہ مفتوح ہو تو یائے مخاطبہ کو کسرہ کی حرکت کے ساتھ باقی رکھا جائے گا اور اس کا ما قبل مفتوح ہوگا۔ جیسے: لَتَسْعَيِنَّ ، لَتَخْشَيِنَّ۔

اگر فعل مضارع موکد اگر نون جمع مونث کی طرف مسند ہو تو نون نسواں اور نون تاکید کے درمیان الف کا اضافی ہوگا اور نون تاکید مکسور ہوگا جیسے: لَتَنْصُرَانِّ یَا نِسْوَۃ، لتسعَیَانِّ۔

فایدہ: فعل امر موکد تمام صیغوں میں فعل مضارع کی مثل ہوتا ہے۔

سوال: نون خفیفہ کے احکام تحریر فرمائیں۔

جواب نون خفیفہ کے درج ذیل احکام ہیں:

- نون خفیفہ اس الف کے بعد واقع نہیں ہوتا جو الف اس کے اور نون مونث کے درمیان فرق کرنے والا ہو جیسے: اخشیشان۔
- نون خفیفہ کا صیغہ الف تثنیہ کے بعد واقع نہیں ہوتا ۔ جیسے لاتضربان یا زیدان۔
- جب نون خفیفہ کے ساتھ ساکن حرف ملا ہوا ہو تو نون خفیفہ حذف ہو جاتا ہے۔ولا تھین الفقیر اصل میں لا تھینَنْ تھا۔
- نون خفیفہ کو وقف میں تنوین کے حکم میں کر دیتے ہیں تو اگر یہ فتح کے بعد ائے تو اسے الف سے بدل دیا جائے گا۔لنسفَعَا۔
- اگر نون خفیفہ ضمہ یا کسرہ کے بعد واقع ہو تو حذف کر دیا جائے گا اِضربوا ، اضربی اور البتہ وصل کی صورت میں حذف شدہ نون خفیفہ واپس لوٹ ائے گا۔اضربُنْ یا قوم۔

{تتمۃ}

سوال: درج ذیل افعال کی ضمائر کی طرف نسبت کے اعتبار سے احکام بیان کریں۔

صحیح، مہموز، مضاعف، مثال، اجوف، ناقص، لفیف۔

(1) صحیح سالم:

اس میں ضمائر کے متصل ہونے سے کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ کَتبتُ، کَتبتَ۔

(2) مہموز:

اس کا حکم بھی صحیح سالم کی طرح ہے لیکن اس کہ چند قواعد درج ذیل ہیں :

اس کے فعل امر اَخَذَ، اَکَلَ میں ہمزہ کو مطلقاً حذف کیا جاتا ہے۔اُؤخذ سے خُذْ۔

أمَرَ، سَئَلَ، کے ابتداء میں ہمزہ کو حذف کیا جاتا ہے مرُوْا بالمعرف، سَل بنی اسرائیل اگر ان دونوں سے پہلے کوئی کلمہ واقع ہو تو ان کے فعل امر سے ہمزہ کو حذف کرنا اور نہ کرنا دونوں جائز ہیں۔قُلْتُ لہ مُرْ یا أؤمر۔

(3) مضاعف ثلاثی و مزید فیہ :

جب اس میں ضمیر مرفوع متحرک نہ ہو تو اس کی ماضی میں ادغام کرنا واجب ہے جیسے: مَدَّ ورنہ ادغام واجب ہے جیسے : مَدَدْتُ۔مضاعف کا مضارع میں ادغام واجب ہے جیسے : یَرِدُّ جب تک مضارع مجزوم بالسکون نہ ہو ورنہ ادغام کرنا اور نہ کرنا دونوں جائز ہونگے۔لَمْ یَرُدَّ ، لَمْ یَرْدُدْ۔یہ حکم بھی تب ہے جب اس کہ ساتھ نون نسواں متصل نہ ورنہ ادغام نا کرنا واجب ہے جیسے : یَرْدُدْنَ۔

(4) مثال: (مثال واوی مثال یائی)

اگر مثال یائی ہو تو مضارع اور امر میں اس کا کوئی بھی حرف حذف نہ ہوگا سوائے ان دو لفظوں کے جن کو سیبویہ نحوی نے نقل کیا ہے۔یسَرَ،یسِرُ/ یَئِسَ، یَئِسُ ۔ ان دونوں کا مضارع فاء کلمہ حذف ہوتا ہے ۔

مثال واوی اگر باب ضرب سے ہو تو فعل مضارع و فعل امر میں فاء کلمہ حذف ہوگا۔ جیسے وَعَدَ یَعِدُ عِدْ،

اگر مثال واوی باب کرم، اور سمع سے ہو تو کوئی بھی حرف حذف نہیں ہوگا۔وَجُہَ یَوْجُہُ ، وَجِلَ یَوْجَلُ۔

مثال یائی اگر باب ضرب سے ہو تو فعل مضارع و فعل امر میں فاء کلمہ حذف نہیں ہوگا۔ جیسے: یَنَعَ یَیْنَعُ ۔

(5) اجوف (واوی،یائی)

اگر عین کلمہ میں تعلیل ہو چکی ہو اور لام کلمہ متحرک ہو تو عین کلمہ کو ثابت رکھا جائے گا جیسے :قَالَ یقول۔

اگر لام کلمہ حرف جازم کی وجہ سے ساکن ہو جیسے: لَمْ یَقُلْ یا لام کلمہ امر میں مبنی علی السکون کی وجہ سے ساکن ہو قُلْ، بِعْ یا لام کلمہ ضمیر مرفوع متحرک کے متصل ہونے کی وجہ سے ساکن ہو تو عین کلمہ حذف کر دیا جائے گا جیسے:قُلْتَ، قُلْنَا۔

اجوف واوی میں فَعَلَ کو فَعُلَ سے تبدیل کریں گے۔ اور اجوف یائی میں فَعَلَ کو فَعِلَ کی طرف پھریں گے۔البتہ جس کا عین کلمہ مضموم یا مکسور ہو تو ان دونوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔

(6) ناقص :

اگر فعل ناقص ماضی ہو اور فعل کی اسناد واؤ جمع کی طرف ہو تو اس سے حرف علت کو حذف کر دیں گے اگر حذف ہونے والا حرف الف ہو تو ما قبل مفتوح باقی رہے گا جیسے: سَعیٰ سے سَعَوا، اگر حذف ہونے والا حرف واؤ یا یاء ہو تو ما قبل مضموم باقی رہے گا جیسے: سَرُوَ سے سَرُوْا۔

اگر فعل ناقص کی اسناد ضمائر بارزہ کی طرف ہو تو حرف علت کو حذف نہیں کیا جائے گا بلکہ وہ اپنی اصل پر باقی رہے گا۔ نیز اگر حرف علت الف ہو اور کلمہ میں تیسری جگہ پر ہو تو اس کو واؤ یا یاء سے بدل دیں گے۔ جیسے : سَرُوَ سے سَرُوْنَا۔ اگر حرف علت الف ہو اورچوتھی جگہ پر واقع ہو تو اسے مطلقا یاء سے تبدیل کر دیں گے ۔ جیسے : أَعطیت ۔

فعل مضارع ناقص کی اسناد واؤ جمع یا یاء مخاطبین کی طرف ہوتا تو حرف علت حذف ہو جائے گا پھر اگر محذوف حرف علت الف ہو تو اس کا ماقبل حرف مفتوح ہوگا اگر واؤ یا یاء ہو تو محذوف حرف کے ماقبل کی حرکت واؤ جمع کی صورت میں ضمہ اور یاء مخاطبہ کی صورت میں کسرہ ہوگا ۔ جیسے: یسعیٰ سے یسعَونْ، تسْعَیْنَ،

جب فعل مضارع ناقص کی نسبت نون نسواں کی طرف ہو تو حرف علت حذف نہ ہوگا البتہ آخر میں الف ہو تو یاء سے بدل جائے گا جیسے : یَغْزُوْا سے یَغْزُوْنَ یَسْعیٰ سے یَسْعَیْنَ۔

(7) لفیف (مفروق ، مقرون)

لفیف مفروق اس کے فاء کلمہ کا وہی حکم ہے جو مثال کے فاء کلمہ کا ہے اور لام کلمہ کا وہی حکم ہے جو ناقص کے کام کلمہ کا ہے جیسے : وَقَیٰ ، یَقِی، قِ۔لفیف مقرون کا حکم فعل ناقص کی طرح ہے ۔

{باب الثانی فی کلام الاِسم}

(التقسیم الاول للاسم من حیث تجرد والزیادة)

سوال: اسم مجرد کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

جواب: اسم مجرد کی تین قسمیں ہیں : (1) ثلاثی (2) رباعی (3) خماسی ۔

سوال: اسم ثلاثی (مجرد) کے متفق علیہ کتنے اور کون کونسے اوزان ہیں؟

جواب: اسم ثلاثی کے متفق علیہ درج ذیل دس اوزان ہیں :

فَعْل جیسے سَہْمٌ	فَعَل جیسے قَمَرٌ	فِعِل جیسے کَتِفٌ	فَعُلٌ جیسے عَضُدٌ	فِعْلٌ جیسے حِمْلٌ
فِعَل جیسے عِنَبٌ	فِعِلٌ جیسے اِبِلٌ	فُعْلٌ جیسے قُفْلٌ	فُعَلٌ جیسے صُرَدٌ	فُعُلٌ جیسے عُنُقٌ

سوال: ثلاثی کے عقلاً کتنے اوزان ہونے چاہئیں؟

جواب: عقلاً ثلاثی کے بارہ اوزان بنتے ہیں کیونکہ فاء کلمہ پر تینوں حرکات آتی ہیں اور یہی تین حرکات اور سکون عین کلمہ پر بھی آتے ہیں۔ تین کو چار میں ضرب دینے سے بارہ اوزان بنتے ہیں پھر ان بارہ اوزان میں سے دو وزن فُعِلَ اس کو فعل مجہول کے ساتھ خاص کر دیا گیا ہے اور فِعُلَ یہ لغت عرب میں موجود نہیں ہے کیونکہ کسرہ سے ضمہ کی طرف انتقال مشکل ہے اس لیے یہ دو اوزان ثلاثی میں شمار نہیں کیا گئے تو باقی کل اوزان دس رہ گئے ۔

سوال: رباعی مجرد کے متفق علیہ کتنے اوزان ہیں؟

جواب: رباعی مجرد کے متفق علیہ پانچ اوزان ہیں ۔

فَعْلَلٌ ، جعفرٌ	فِعْلِلٌ ، زِبْرِجٌ	فُعْلُلٌ، بُرْثُنٌ	فِعَلٌّ، قِمَطْرٌ	فِعْلَلٌ، درھمٌ

سوال: خماسی مجرد کے کتنے اور کون کونسے اوزان ہیں؟

جواب: خماسی مجرد کے درج ذیل چار اوزان ہیں :

فَعَلَّلٌ، سَفَرْجَلٌ	فَعْلَلِلٌ، جحمرشٌ	فِعْلَلٌّ، قِرْطَعْبٌ	فُعَلِّلٌ، قُذَعْمِلٌ

سوال: اسم مجرد (متمکن) کم از کم اور اسم مزید فیہ زیادہ سے زیادہ کتنے حروف پر مشتمل ہوتا ہے نیز اس کے کتنے اوزان ہیں؟

جواب: اسم مجرد (متمکن) کم از کم تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے مگر یہ کہ کوئی حرف حذف ہو جائے جیسے : یدٌ، دَمٌ اس کے بیس یا اکیس اوزان ہیں ۔اسم مزید فیہ زیادہ سے زیادہ سات حروف پر مشتمل ہوتا ہے ۔امام سیبویہ کے نزدیک اسم مزید فیہ کے اوزان 308 ہیں جبکہ بعض نے مزید اس میں 80 اوزان کا اضافی کیا ہے۔

{التقسیم الثانی للاسم من حیث الجنود والاشتقاق}

سوال: اسم جامد و مشتق کی تعریف اور اس جامد کی اقسام تحریر فرمائیں؟

جواب جامد وہ اسم جو اپنے غیر سے نہ بنایا گیا ہو اور حدث یا ایسے معنیٰ پر دلالت کرے جس میں وصف کا لحاظ نہ ہو۔ جیسے زیدٌ۔

اسم جامد کی دو قسمیں ہیں :

(1)اسم ذات:وہ اسم جامد جو محسوس اسماءِ جنس پر دلالت کرے ۔ شَجَرٌ، قَمَرٌ۔

(2) اسم معنیٰ: وہ اسم جامد جو معنوی اسماء جنس (مصادر) پر دلالت کرے ۔ نُوْرٌ، نَصْرٌ۔

اسم مشتق وہ اسم جو اپنے غیر سے بنایا گیا ہو اور ذات باوس پر دلالت کرے۔ جیسے: عَالِمٌ۔ نیز مشتق سے اسماءِ جنس معنویہ مصدریہ نکلتے ہیں جیسے : فَهْمٌ سے فَهِمَ۔

سوال: اشتقاق کی تعریف اور اقسام ذکر کریں:

جواب: اشتقاق ایک ایسے کلمے سے دوسرا کلمہ بنانا جن کے درمیان معنوی مناسبت ہو لیکن لفظاً مغایرت ہو۔ نَصْرٌ سے نَصَرَ۔

اشتقاق کی تین قسمیں ہیں : **اشتقاق صغیر:** جس میں دو کلمے حروف و ترتیب کے لحاظ سے متحد ہوں ۔ العلم سے عَلِمَ۔

❖ **اشتقاق کبیر:** جس میں دو کلمات حروف میں متحد ہوں لیکن ترتیب میں متحد نہ ہوں ۔ جَذْبٌ سے جَبَذَ۔

❖ **اشتقاق اکبر:** جس میں دو کلمے اکثر حروف کے لحاظ سے متحد ہوں باقی حروف میں صرف مخرجی مناسبت ہو نَهْقٌ سے نَعَقَ۔

سوال: مشتقات میں اصل کیا ہے؟ اس حوالے سے بصریوں اور کوفیوں کا موقف بیان کریں۔

جواب: **بصریوں کے نزدیک:** مشتقات میں اصل مصدر ہے کیونکہ مصدر صرف حدث پر دلالت کرتا ہے۔ بر خلاف فعل کے کیونکہ فعل حدث اور زمانے پر دلالت کرتا ہے۔ **کوفیوں کے نزدیک** : مشتقات میں اصل فعل ہے کیونکہ مصدرگردان میں فعل کے بعد آتا ہے۔

سوال: مصدر سے کتنی اور کون کونسی چیزیں مشتق ہوتی ہیں؟

جواب: مصدر سے دس چیزیں مشتق ہوتی ہیں:

ماضی	مضارع	امر	نہی	اسم فاعل
اسم مفعول	صفت مشبہ	اسم تفضیل	ظرف زمان و مکان	اسم آلہ

{مصدر کا بیان}

سوال: فعل کے کتنے اوزان ہیں؟

جواب: فعل کے چار اوزان ہیں۔(1) ثلاثی (2) رباعی (3) خماسی (4) سداسی۔

سوال: ثلاثی مجرد ماضی کے کتنے اور کون کونسے اوزان ہیں؟ جواب: ثلاثی مجرد ماضی کے تین اوزان ہیں:

(1) فَعَلَ: یہ متعدی اور لازم دونوں طرح استعمال ہوتا ہے ضَرَبَہٗ، قَعَدَ۔

(2) فَعِلَ: یہ بھی متعدی اور لازم دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ فَہِمَ الدرس، رَضِیَ۔

(3) فَعُلَ: یہ وزن صرف لازم سے استعمال ہوتا ہے۔ سَہُلَ۔

سوال: فَعَلَ اور فَعِلَ کا صدر کس کس وزن پر اتے ہیں؟

جواب: **فَعَلَ** اور **فَعِلَ** متعدی کے طور پر استعمال ہوں تو ان کا مصدر **فَعْلٌ** کے وزن پر ہوگا ضَرَبَ ضَرْبًا، فَہِمَ فَہْمًا۔ اگر فَعَلَ کا وزن کسی پیشے والے معنیٰ پر دلالت کیلئے آئے تو مصدر **فِعَالَۃٌ** کے وزن پر آئے گا۔ جیسے خاط خیاطۃ۔

سوال: فَعِلَ اگر فعل لازم سے ہو تو مصدر کس وزن پر آئے گا؟

جواب: فَعِلَ اگر فعل لازم سے ہو تو اس کا مصدر قیاسی **فَعَلَ** سے آئے گا۔ جیسے: فَرِحَ کا مصدر فَرَحًا۔

اگر یہ کسی پیشے یا ولایت پر دلالت کرے تو اس کا مصدر **فِعَالَۃٌ** کے وزن پر آئے گا۔ جیسے: وَلِیَ کا مصدر وِلَایَۃٌ

اگر رنگ پر دلالت کرے تو اس کا مصدر **فُعْلَۃٌ** کے وزن پر آئے گا۔ جیسے: حَمِرَ کا مصدر حُمْرَۃٌ۔

اگر فعل حسی ہو اور اس کا وصف فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے تو مصدر **فُعُولٌ** کے وزن پر ہوگا۔ جیسے: ازف الوقت اُزُوْفًا۔

سوال: فَعَلَ اگر فعل لازم سے ہو تو اسکا مصدر کس کس وزن پر آئے گا؟

جواب: فَعَلَ اگر فعل لازم سے ہو اور معتل العین نہ ہو تو اس کا مصدر **فُعولٌ** کے وزن پر آئے گا۔ جیے: قَعَدَ سے قُعُودٌ

اگر معتل العین ہو تو اس کا مصدر **فَعْلٌ** یا **فِعَالٌ** یا **فعالۃ** کے وزن پر آئے گا۔ جیسے: سَیْرٌ، قیامٌ اور نیاحَۃٌ۔ جبکہ اس میں امتناع و انکار کا معنیٰ نہ ہو ورنہ اس کا مصدر صرف **فِعَالٌ** کے وزن پر آئے گا۔ جیسے: نَفَرَ نِفَارًا۔۔ جب کہ اس میں تقلب کا معنی نہ ہو ورنہ مصدر **فَعَلان** کے وزن پر آئے گا۔ جیسے جَالَ جَوَلانا۔ یا اس میں بیماری و مرض کا معنی نہ ہو ورنہ اس کا مصدر **فُعَالٌ** کے وزن پر آئے گا۔ جیسے مشی بطنہ مُشَاءً۔ یا سیر کا معنی نہ ہو ورنہ اس کا مصدر **فعیل** کے وزن پر آئے گا جیسے رَحَلَ رَحِیلاً۔ جب کہ اس میں آواز کا معنی نہ ہو ورنہ اس کا مصدر **فُعَالٌ** کے وزن پر ہوگا۔ جیسے صَرَخَ صُرَاخًا۔ یا **فَعِیل** کے وزن پر آئے گا جیسے صَہَلَ الفرس صَہِیلاً۔ یا اس میں پیشہ اور ولایت کا معنیٰ نہ ہو ورنہ اس کا مصدر فعالۃ کے وزن پر ہوگا۔ جیسے تَجَرَ تِجَارَۃً۔ (فَعُلَ کا وزن فَعُوْلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے۔ **بَلُغَ** سے **بَلَاغَۃٌ**۔

{ غیر ثلاثی مصادر کا بیان }

سوال: باب فَعَّلَ (تفعیل) کا مصدر کس کس وزن پر آتا ہے؟

جواب: اگر فعل صحیح اللام ہو تو اس کا مصدر تفعیلٌ کے وزن پر آتا ہے ۔**طھّر تطھیرًا۔**

اگر فعل معتل اللام ہو تو مصدر تَفْعِلۃٌ کے وزن پر آتا ہے۔**تزکِیَۃٌ**۔

سوال: باب افعل (افعال) کو مصدر کس کس وزن پر آتا ہے؟

جواب: جب کلمہ صحیح العین ہو تو باب افعل کا مصدر **افعالٌ** پر آتا ہے ۔**اکرامًا**۔

اگر کلمہ معتل العین ہو تو عین کلمہ کی حرکت فاء کلمہ کی طرف نقل کر دیں گے پھر اسے الف سے تبدیل کر دیں گے اور اب اس کا ما قبل مفتوح ہوگا پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے دوسری الف کو حذف کر دیں گے اور اس کے عوض آخر پر گول ۃ لگا دیں گے۔ جیسے: **اقامہ** سے **اقامۃ**۔نیز جب کلمہ مضاف ہو تو گول (ۃ) حذف کر دیں گے۔**اِقَامَ الصلاۃ** ۔

کبھی کبھی باب افعل(افعال) کا مصدر**فَعَالًا** پر بھی آتا ہے **عَطَاءَ** ۔اس وقت اسے اسم مصدر کہیں گے ۔

سوال : جن افعال کے شروع میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے اس کا مصدر کس کس وزن پر آتا ہے؟

جواب: جن افعال کے شروع میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے ان کے تیسرے حرف کو کسرہ دے کر آخری حرف سے پہلے الف کا اضافہ کر دیا جائے ۔ جیسے **اقْتَدَر** سے **اِقْتِدَارُ** ، **انطلق** سے **انطلاق** ، **اصْطَفٰی** سے **اصطفاءٌ**۔

باب اِسْتَفْعَلَ کا عین کلمہ حرف علت ہو تو اس کے مصدر کا وہی حکم ہے جو باب افعال معتل العین کا ہے۔ جیسے **اسْتَقَامَ اسْتِامَۃُ اسْتَعَاذَ اسْتِعَاذَۃً**۔

سوال : جن افعال کے شروع میں تاء زائدہ ہوتی ہے اس کا مصدر کس کس وزن پر آتا ہے؟

جواب: جن اوزان کے شروع میں تاء زائدہ ہوتی ہے ان کے چوتھے حرف کو ضمہ دینے سے مصدر بن جاتا ہے ۔

جیسے: **تَدَحْرَجَ** سے **تَدَحْرُجًا**۔

سوال: باب فَعْلَلٌ اور اس کے ملحقات کا مصدر کس وزن پر آتا ہے؟

جواب: ان کا مصدر فَعْلَلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے ۔ دحرجۃٌ۔ااگر فعل مضاعف ہو تو فِعْلَالٌ کے وزن پر آئے گا**زِلْزَالٌ**۔مضاعف کے مصدر کا فاء کلمہ مفتوح ہو تو صرفی حضرات کے نزدیک مصدر کے بجائے اسم فاعل مراد ہوگا۔الوسواس موسِوسٌ۔

سوال: باب فاعل (مفاعلۃ) کا مصدر کس وزن پر آتا ہے؟

جواب: باب مفاعلۃ کا مصدر فِفَالٌ اور مفاعلۃ کے وزن پر آتا ہے ۔ **قِتَالٌ** ، **مُقَاتَلَۃٌ**۔

سوال: فعل ثلاثی کا مصدر مرۃ (تعداد) بیان کرنے کے لیے کس وزن پر آتا ہے؟

جواب: فعل ثلاثی کا مصدر مرۃ (تعداد) بیان کرنے کے لیے **فَعْلَةٌ** کے وزن پر آتا ہے جیسے **جَلَسَ جَلْسَةٌ** جب مصدر اصلی کا صیغہ تاء کے ساتھ ہو تو اسکی صفت کو ذکر کرنا ضروری ہے۔ جیسے رحم رحمۃ واحدۃ۔

غیر ثلاثی مصادر میں تعداد بیان کرنے کے لیے اس کے آخر میں تاء زیادہ کرنے سے بن جائے گا جیسے **اِنْطَلَاقَةٌ**۔

سوال: فعل ثلاثی میں ہیت کا معنی بیان کرنے کے لئے اس کا مصدر کس وزن پر آتا ہے ؟

جواب: فعل ثلاثی میں ہیت کا معنی بیان کرنے کے لئے اس کا مصدر فِعْلَةٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے: **جلس جِلْسَةٌ**۔

غیر ثلاثی سے ہیئت کا معنی لینے کے لئے کوئی مصدر نہیں آتا اور جو مصدر آئے گا وہ شاذ ہوگا۔

سوال: مصدر میمی کسے کہتے ہیں اور یہ کس کس وزن پر آتا ہے ؟

جواب: جس مصدر کے ابتدا میں میم زائد ہو اسے مصدر میمی کہتے ہیں۔

ثلاثی مجرد سے مصدر میمی کا صیغہ مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے ۔ جیسے : مَنْصَرٌ سوائے مثال صحیح اللام کے ، جس کا فاء کلمہ مضارع میں حذف کر دیا جائے تو اس کا وزن مَفْعِلٌ پر آئے گا۔ جیسے: موعدٌ، موضعٌ۔

ثلاثی مزید فیہ سے مصدر میمی اسم مفعول کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے: مکرم ، معظم اور مقام

سوال: مصدر صناعی کسے کہتے ہیں؟

جواب: ایک مصدر فعل کے حروف سے بنایا جاتا ہے اسکو مصدر صناعی کہتے ہیں اور یہ مصدر لفظ پر یاء مشددہ اور تاء تانیث زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔ جیسے : الحریۃُ، المدنیۃُ۔

{ اسم فاعل و اسم مبالغہ }

سوال: اسم فاعل کی تعریف اور بنانے کا طریقہ بیان کریں؟

جواب: تعریف: اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے جو فعل معروف کے مصدر سے اس ذات پر دلالت کرنے کیلئے بنایا جائے جس سے فعل واقع ہو یا فعل کا تعلق ہو۔

اسم فاعل بنانے کا طریقہ:

(۱) ثلاثی مجرد سے اسم فاعل عموماً فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے نَاصِرٌ، ضَارِبٌ۔ اگر فعل ثلاثی مجرد اجوف مُعَلَّل ہو تو اسم فاعل میں اس کا الف ہمزہ سے بدل جائے گا۔ جیسے قَائِلٌ۔

(۲) غیر غلاثی مجرد افعال سے اسم فاعل مضارع کے وزن پر کچھ تبدیلی کے ساتھ آتا ہے چنانچہ حرف مضارع کو میم مضموم سے بدل کر آخر کے ماقبل حرف کو کسرہ دینے سے اسم فاعل بن جاتا ہے۔ جیسے يُكْرِمُ سے مُكْرِمٌ، يُدَحْرِجُ سے مُدَحْرِجٌ وغیرہ۔

سوال: غیر ثلاثی مجرد سے کتنے اور کون کونسے افعال ہیں جن ما قبل حرف مفتوح ہوگا؟

جواب: تین افعال ہیں جن ماقبل حرف مفتوح ہوگا (۱) اَسْهَبَ سے مُسْهَبٌ، (۲) أَحْصَنَ سے مُحْصَنٌ (۳) اَلْفَجَ سے مُلْفَجٌ۔

فائدہ: کبھی کبھار باب افعال سے اسم فاعل کا صیغہ خلاف قیاس فاعل کے وزن پر بھی آجاتا ہے۔

جیسے أَعْشَبَ المكان سے عَاشِبٌ۔

سوال: اسم مبالغہ کی تعریف بیان کریں؟ نیز قیاسی و سماعی اوزان بیان کریں؟

جواب: کبھی کبھی معنیٰ میں کثرت اور مبالغہ پر دلالت کرنے کیلئے اسم فاعل کا صیغہ مشہور پانچ اوزان کی طرف پھیر دیا جاتا ہے اس وقت اس کو اسم مبالغہ کہا جاتا ہے۔

مشہور پانچ قیاسی اوزان:

اوزان	صیغہ	ترجمہ
فَعَّالٌ	أَكَّالٌ	بہت زیادہ کھانے والا
مِفْعَالٌ	مِنْحَارٌ	بہت زیادہ قربانی کرنے والا
فَعُوْلٌ	غَفُوْرٌ	بہت زیادہ بخشنے والا
فَعِيْلٌ	سَمِيْعٌ	بہت زیادہ سننے والا
فَعِلٌ	حَذِرٌ	بہت ہوشیار، محتاط

سماعی اوزان:

اوزان	صیغہ	ترجمہ
فَعِيْلٌ	سِكِيْرٌ	بہت زیادہ شراب پینے والا
مِفْعِيْلٌ	مِعْطِيْرٌ	بہت زیادہ عطا کرنے والا
فُعَلَةٌ	لُمَزَةٌ	بار بار طعنہ مارنے والا
فَاعُوْلٌ	فَارُوق	حق و باطل میں بہت فرق کرنے والا
فُعَالٌ، فُعَّالٌ	كُبَارٌ يَا كُبَّارُ	بہت بڑا، انتہائی گناہ

سوال: اسم فاعل کا وزن اور کن کن معنی میں استعمال ہوتا ہے؟

(1) کبھی اسم فاعل کا وزن اسم مفعول کے معنی میں آتا ہے۔ جیسے فی عیشة رَاضِيَة بمعنی مَرْضِيَّة۔

(2) کبھی اسم فاعل کا صیغہ اسم منسوب کے معنی بھی میں آتا ہے۔ جیسے: لَابِنٌ بمعنی صاحب لبن، تامر بمعنی صاحب تَمَرٌ۔

»» کبھی فَعِيْلٌ کا وزن فاعل کے معنی میں آتا ہے۔ جیسے قَدِيْرٌ بمعنی قَادِرٌ۔

»» اسی طرح کبھی فَعُوْلٌ کا وزن بمعنی فاعل آتا ہے۔ جیسے غَفُوْرٌ بمعنی غَافِرٌ۔

{اسم المفعول}

سوال: اسم مفعول کی تعریف اور بنانے کا طریقہ تحریر کریں؟

جواب: تعریف: اسم مفعول وہ اسم مشتق ہے جو فعل مجہول کے مصدر سے اس ذات پر دلالت کرنے کیلئے بنایا جائے جس پر فعل واقع ہو۔ جیسے مَقْتُوْلٌ (قتل کیا گیا)

اسم مفعول بنانے کا طریقہ

»»ثلاثی مجرد سے اسم مفعول عموماً مفعول کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے مَنْصُوْرٌ، مَوْعُوْدٌ۔

»»غیر ثلاثی مجرد سے اسم مفعول اسی طرح بنتا ہے جس طرح اسم فاعل بنتا ہے لیکن اسم مفعول میں آخر کا ما قبل حرف مفتوح ہوتا ہے ۔ جیسے مُکْرَمٌ (عزت دیا گیا)، مُعَظَّمٌ (بڑا بنایا گیا)۔

»» کبھی کبھی اسم مفعول فَعِیل کے وزن پر بھی آتا ہے۔ جیسے جَرِیْحٌ بمعنی مَجْرُوحٌ(زخمی کیا گیا شخص)۔

»» کبھی اسم مَفْعُوْل کا وزن مصدر کے معنی میں بھی آتا ہے۔ جیسے لَیسَ لِفُلَانٍ مَعْقُولٌ أَيْ عَقْلٌ۔

سوال: مُخْتَارٌ، مُعْتَدٌّ، مُنْصَبٌّ، مُحَابٌّ اور مُتَحَابٌّ اسم فاعل کے صیغے ہیں یا اسم مفعول کے ؟

جواب: مذکورہ تمام الفاظ فرض کرنے کے اعتبار سے اسم فاعل اور اسم مفعول دونوں کی صلاحیت رکھتے ہیں چنانچہ اگر آپ چاہیں تو ان کے آخر کے ماقبل کو مکسور مان کر ان کو اسم فاعل قرار دیں جیسے: مُخْتَیِرٌ ۔ اگر چاہیں تو آخر کے ماقبل کو مفتوح مان کر اسم مفعول قرار دیں جیسے: مُخْتَیَرٌ وعلی ہذا القیاس۔

سوال: کیا فعل لازم سے اسم مفعول کا صیغہ بنتا ہے ؟

جواب : مُطلَقاً فعل لازم سے اسم مفعول نہیں بنتا البتہ اگر اس کا نائب الفاعل ظرف ، مصدر ، یا جار ومجرور بن رہے ہوں جس میں جر دینے والا حرف جر ایک طریقے کے ساتھ خاص نہ ہو تو اس وقت فعل لازم سے بھی اسم مفعول بنایا جاسکتا ہے۔ جیسے زید منصور ، یوم الجمعۃِ ، زاہد مَحْبُوبٌ عِلْمُہ ، محبوب حُسنہ، مُحتاج الیہ ، مُتَّفَقٌ علیہ

{صفت مشبہ}

سوال : صفت مشبہ کی تعریف تحریر کریں نیز صفت مشبہ کس باب سے زیادہ تر مشتق ہوتا ہے؟

جواب:صفت مشبہ وہ اسم مشتق ہے جو فعل لازم کے مصدر سے معنیٰ ثبوت پر دلالت کرنے کیلئے بنایا گیا ہو۔ جیسے: کَرِیْمٌ۔

صفت مشبہ بنانے کا طریقہ:

اس کا صیغہ عموماً باب سَمِعَ اور کَرُمَ کے فعل لازم سے مشتق ہوتاہے ۔ جیسے فَرِیْحٌ، کَرِیْمٌ۔

اورکبھی باب نصر اور ضرب سے بھی مشتق ہوتاہے۔ جیسے: سَیِّدٌ (سردار)سے (سَادَ یَسُوْدُ) شَیْخٌ(بوڑھا) سے (شَاخَ یَشِیْخُ)

سوال : صفت مشبہ کے مشہوراوزان کتنے ہیں اور وہ کس کس باب کے ساتھ خاص ہیں وضاحت کریں؟

جواب : صفت مشبہ کے مشہور و کثیر الاستعمال اوزان بارہ (12) ہیں:

دو اوزان باب سَمِعَ کے ساتھ خاص ہیں۔

(۱)وہ اَفْعَلُ جس کی مؤنث فَعَلَاءُ کے وزن پر آتی ہو ۔ جیسے حَمِرَ سے اَحْمَرُ ، حَمْرَاءُ(سرخ رنگ)

(۲)وہ فَعْلَانُ جس کی مؤنث فَعْلٰی کے وزن پر آتی ہو۔ جیسے عَطِشَ سے عَطْشَانُ ،عَطْشٰی(پیاسا/پیاسی)

چار اوزان باب کَرُمَ کے ساتھ خاص ہیں :

(۱)فَعَلٌ جیسے حَسَنٌ (۲) فُعُلٌ جیسے جُنُبٌ (۳) فُعَالٌ جیسے شُجَاعٌ (۴) فَعَالٌ جیسے جَبَانٌ۔

باقی چھ اوزان باب سَمِعَ اور کَرُمَ دونوں میں مشترک ہیں:

اوزان	باب سَمِعَ سے مثال	ترجمہ	باب کَرُمَ سے مثال	ترجمہ
فَعْلٌ	سَبْطٌ	نرم	ضَخْمٌ	موٹا
فِعْلٌ	صِفْرٌ	خالی	مِلْحٌ	نمکین
فُعْلٌ	حُرٌّ	آزاد	صُلْبٌ	سخت، مضبوط
فَعِلٌ	فَرِحٌ	خوش	نَجِسٌ	ناپاک
فَاعِلٌ	صَاحِبٌ	ساتھی	طَاهِرٌ	پاک
فَعِيْلٌ	بَخِيْلٌ	کنجوس	رَحِيْمٌ	مہربان

اصول و قواعد:

- ❖ بسا اوقات فَاعِلٌ اور فَعِیْلٌ ایک ہی صیغہ اور ایک ہی معنیٰ میں استعمال ہوتے جیسے: مَاجِدٌ اور مَجِیْدٌ۔
- ❖ کبھی صفت مشبہ مذکورہ اوزان کے علاوہ فَعُلَ کے وزن پر بھی آتا ہے۔ جیسے: شَکُسَ۔

سوال: ثلاثی مجرد اور غیر ثلاثی مجرد افعال سے صفت مشبہ کا صیغہ اسم فاعل کے وزن پر کب آتا ہے؟

جواب: غیر غلاثی مجرد افعال سے صفت مشبہ کا صیغہ قیاساً اسم فاعل کے وزن پر آتا ہے جب کے اس سے ثبوت و استمرار کے معنی مطلوب ہوں۔ جیسے: مُعْتَدِلُ الْقَامَةِ (متوازن قد والًا)، مُنْطَلِقُ اللِّسَانِ(رواں زبان والا)

ثلاثی مجرد افعال سے کبھی صفت مشبہ کا صیغہ فاعل کے وزن پر بھی آتا ہے جب کے اس سے تجدّد وحدوث والا معنیٰ مطلوب ہو۔ جیسے: زیدٌ شاجِع أَمْسِ (زید کل بہادر تھا)، شَارِفٌ غَدًا(کل آنے والا ہے)۔

(تنبیہات)

سوال: سَمِعَ سے آنے والی صفات میں غور و فکر کرنے سے موصوف کی طرف نسبت کے اعتبار سے صفت کی کتنی حالتیں ہیں

جواب: باب سَمِعَ سے آنے والی صفات میں غور و فکر کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ موصوف کی طرف نسبت کے اعتبار سے صفت کی تین حالتیں ہیں:

(1) وہ صفات جو حاصل ہوں اور جلدی سے زائل و ختم ہو جائیں جیسے: فَرِحَ (خوش)۔

(2) وہ صفات جو بقاء و ثبوت پر دلالت کرنے کیلئے موضوع ہوں ختم نہ ہوں یہ صفات رنگ، عیب اور حلیے کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ جیسے: الْحُمْرَةِ(سرخی) الْحُمُقُ(بیوقوفی) اَلْعَمیٰ(اندھا پن) الْغَیَدُ(نرمی) الْهَیَفُ(پتلا جسم)۔

(3) وہ صفات جو حاصل ہو کر دیر سے زائل ہو جاتی ہوں۔ جیسے اَلْعَطَشُ(پیاس)، اَلْجُوعُ(بھوک)۔

فائدہ:

سوال: فَعِیْلٌ کا وزن کس کس معنی میں آتا ہے؟

جواب: فَعِیْلٌ کا وزن کبھی مصدر کے معنی، کبھی فَاعِلٌ کے معنی میں، کبھی مفعول کے معنی میں، کبھی صفت مشبہ کے معنی میں، کبھی مفاعِل کے معنی میں اور کبھی مُفْعِلٌ کے میں آتا ہے۔

سوال: اگر فَعِیْلٌ کا وزن فاعِلٌ، مُفَاعِلٌ یا صفت مشبہ کے معنی میں ہو تو اس کی مونث صیغہ میں کون سا لاحق ہوتا ہے؟

جواب: اگر فَعِیْلٌ کا وزن فاعِلٌ، مُفَاعِلٌ یا صفت مشبہ کے معنی میں ہو تو صیغہ مونث میں تاء التانیث لاحق ہوگی۔

جیسے: رَحِیْمَۃٌ (رحم کرنے والی)، شَرِیفَۃٌ (شریف)، جَلِیْسَۃٌ ، (ہم نشین) نَدِیْمَۃٌ (ساتھی).

سوال: صفتِ مشبہ کو کب مؤنث بنایا جاتا ہے؟ اور کب مذکر و مؤنث میں برابر ہوتی ہے؟

جواب: اگر صفت مشبہ (فعیل) کا وزن مفعول کے معنیٰ میں ہو اور اپنے موصوف کی اتباع میں ہو تو اس صورت میں مذکر و مونث دونوں برابر ہوں گے ۔ جیسے: رَجُلٌ جَرِیحٌ(زخمی مرد) اِمْرَأَۃٌ جَرِیحٌ(زخمی عورت) کبھی اس صورت میں موصوف کے تابع ہونے کے باوجود تاء التانیث لاحق ہو جاتی ہے ۔ جیسے صِفَۃٌ ذَمِیْمَۃٌ (بری صفت) خَصْلَۃٌ حَمِیدَۃٌ(اچھی خصلت)۔

{اسم تفضیل}

سوال: اسم تفضیل کی تعریف اور وزن تحریر کریں؟

جواب: تعریف: وہ اسم مشتق ہے جو مصدر سے اس بات پر دلالت کرنے کیلئے بنایا جائے کہ دو چیزیں ایک صفت میں شریک ہیں جن میں سے ایک چیز دوسری چیز سے اس صفت میں بڑھی ہوئی ہے۔

اسم تفضیل قیاساً أَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے عُمَرُ أَفْضَلُ مِنْ بَکْرٍ۔ (عمر بکر سے زیادہ افضل ہے)

سوال: کتنے اور کون کونسے الفاظ اسم تفضیل کے أَفْعَلُ کے وزن سے خارج ہیں؟

جواب: تین الفاظ مذکورہ وزن سے خارج ہیں جن کے شروع میں ہمزہ نہیں ہوتا: خَیْرٌ، جیسے (خَیْرٌ مِنْہُ) شَرٌّ (شَرٌّ مِنْہُ) حَبٌّ (حب شيءٍ الی الانسان ما منوا)۔

سوال: خَیْرٌ، شَرٌّ، حَبٌّ کے شروع سے ہمزہ کو کیوں حذف کیا گیا؟

جواب: کثرت استعمال کی وجہ سے ان کے شروع سے ہمزہ حذف کیا گیا۔ جب کہ بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ حَبٌّ کا ہمزہ ضرورۃً حذف کیا گیا ہے اور خَیْرٌ و شَرٌّ کا ہمزہ اس لئے حذف کیا گیا کہ ان سے صیغہ فعل نہیں بنتا۔ لہذا ان دونوں میں دو طرح کا شذوذ ہے : صیغہ فعل کا نہ آنا اور اسم تفضیل کی صورت میں ابتداء سے ہمزہ حذف ہونا۔

سوال: کیا خَیْرٌ، شَرٌّ اور حَبٌّ کا استعمال ہمزہ کے ساتھ آیا ہے مثال کے ساتھ بیان کریں؟

جواب: جی لغت عرب میں ہمزہ کے ساتھ ان کا استعمال ہوا ہے۔ جیسے "عُمَرُ خَیْرُ النَّاسِ وَابْنُ الأَخْیَرِ" اور آیت کریمہ میں" سَیَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْکَذَّابُ الْأَشِرُ" (کل وہ جان لیں گے کہ جھوٹا اور گھمنڈی کون ہے) بعض قاریوں نے آخری کلمہ کو اَشَرٌّ بطور اسم تفضیل ہمزہ کے ساتھ قراءت کیا ہے۔ اسی طرح حدیث پاک میں ہے کہ اَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰہِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ ۔(اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے، چاہے تھوڑا ہی کیوں نہ ہو).

سوال: اسم تفضیل بنانے کتنی اور کون کونسی شرائط ہیں؟

جواب: درج ذیل آٹھ شرائط ہیں:

(1) اس کلمہ سے فعل بنتا ہو، لہذا جس کلمہ سے فعل نہیں بنتا، اس سے اسم تفضیل بنانا شاذ ہے۔

جیسے: هُوَ اَقْمَنُ بِكَذَا (وہ اس کام کا زیادہ حقدار ہے)، فُلَانٌ أَلَصُّ مِنْ شِظَاظٍ (فلاں شظاظ سے بھی زیادہ چور ہے)۔

(2) وہ فعل ثلاثی مجرد ہو، لہذا مزید فیہ سے اسم تفضیل بنانا شاذ ہے۔ جیسے أُخْتُصِرَ سے هذَا الْكَلَامُ أَخْصَرُ مِنْ غيرِهِ۔

(3) وہ فعل متصرف ہو، لہذا فعل جامد عَسٰی ، لَيْسَ وغیرہ سے اسم تفضیل نہیں بنتا۔

(4) اس فعل کا معنی قابل فرق (کمی زیادتی) ہو ، لہذا مَاتَ وغیرہ سے اسم تفضیل نہیں بنتا۔

(5) وہ فعل تام ہو ، لہذا فعل ناقص سے اسم تفضیل نہیں بنتا۔

(6) وہ فعل منفی نہ ہو۔ جیسے: مَا عَاجَ زَيْدٌ بِالدَّوَاءِ (زید کو دوا سے کوئی فائدہ نہیں ہوا) ۔

(7) اس فعل سے صیغہ وصف اُس اَفْعَلُ کے وزن پر نہ ہو جس کی مؤنث فَعْلَاءُ کے وزن پر آتی ہے یعنی (اس میں رنگ ، عیب اور حلیہ کا معنی نہ ہو) کیونکہ اس سے أَفْعَلُ کا وزن صفت مشبہ کیلئے آتا ہے۔

(8) وہ فعل مجہول نہ ہو، تاکہ فعل معروف سے بننے والے اسم تفضیل کے ساتھ التباس نہ ہو جائے۔

سوال: باب افعال سے اسم تفضیل بنانے کا حکم بیان کریں؟

جواب : باب افعال سے اسم تفضیل نہیں بنتا، البتہ اس باب سے اسم تفضیل کے چند صیغے شاذ ہیں۔ جیسے هُوَ أعطاهم بالدراهم ، فلان أولاهم لِلْمَعْرُوف، هذا المكانُ أَقْفَرُ مِنْ غيره ۔بعض اہل علم نے باب افعال سے مطلقاً اسم تفضیل بنانے کی اجازت دی ہے جب کہ بعض نے یہ شرط لگائی ہے کہ جب باب افعال کا ہمزہ تعدیہ کا نہ ہو تب اس سے اسم تفضیل بن سکتا ہے۔

سوال: اہلِ کوفہ اسمِ تفضیل بنانے میں کس اصول پر عمل کرتے ہیں، اور کس شاعر نے اسی بنیاد پر "أَفْعَلُ" کے وزن پر اسِم تفضیل استعمال کیا ہے؟ اور علامہ رضی علیہ الرحمہ کا اس حوالے سے کیا موقف ہے؟

جواب: اہل کوفہ بغیر کسی شرط کے اسم تفضیل بناتے ہیں اس بنیاد پر متنبی شاعر نے أَفْعَلُ کے وزن پر اسم تفضیل بنا کر استعمال کیا۔ شعر: اِبعَدْ بَعِدْتَ بَيَاضًا لَا بَيَاضَ لَہٗ ، لَأَنتَ أَسْوَدُ فِي عَيْنِي مِنَ الظُّلَمِ۔(تو نے مجھ سے ایسی سفیدی کے ساتھ دوری اختیار کی جس کی کوئی سفیدی نہیں، یقیناً تو میری نظر میں تاریکی سے بھی زیادہ سیاہ ہے)۔

جبکہ علامہ رضی نے کافیہ کی شرح میں فرمایا کہ ظاہری عیوب اور رنگ بیان کرنے والے افعال سے اسم تفضیل منع ہونا چاہیے البتہ باطنی عیوب والے افعال سے اسم تفضیل بنایا جاسکتا ہے۔ جیسے فلان أَبْلَهُ مِنْ فَلَانٍ، أَرْعَنُ ، أَحْمَقُ۔

سوال: کیا مجہول افعال سے اسم تفضیل آتا ہے مثالوں کے ساتھ بیان کریں؟

جواب: بعض مجہول افعال سے اسم تفضیل آتا ہے جو کہ شاذ ہیں۔ مثلاً: **زُهِیَ** سے **هُوَ اَزْهٰی مِنْ دِیْكٍ** (وہ مرغے سے بھی زیادہ فخر جتانے والا ہے)، **شُغِلَ** سے **هُوَ أَشْغَلُ** (وہ زیادہ مصروف ہے)، **أُخْتُصِرَ** سے **كلامٌ أَخْصَرُ** (کلام زیادہ مختصر ہے)۔ بعض کا کہنا ہے کہ ان میں سے پہلا فعل زَهَا یَزْهُوْ معروف بھی آیا ہے اس سے اسم تفضیل کا آنا شاذ نہیں ہے۔

سوال: لفظی اعتبار سے اسم تفضیل کی کتنے اور کون کونسے احوال ہیں؟

جواب: لفظی اعتبار سے اسم تفضیل کی تین احوال ہیں :

(1) اسم تفضیل کا اَلْ اور اضافت کے بغیر استعمال ہونا: (من کے ساتھ استعمال)

جواب: اس صورت میں اسم تفضیل کا مفرد مذکر ہونا اور حرف جر مِنْ کو لانا ضروری ہے جیسے: **عُمَرُ أَفْضَلُ مِنْ بَكْرٍ**۔

البتہ کبھی مِنْ اور مفضل علیہ کو حذف بھی کیا جاتا ہے۔ جیسے: **وَالآخِرَةُ خَیْرٌ وَ اَبْقٰی(مِنَ الدُّنْیَا)**

اور کبھی ان دونوں (من، مفضل علیہ) کو ثابت رکھا جاتا ہے اور کبھی حذف کر دیا جاتا ہے۔

جیسے: (**أَنَا أَكْثَرُ مِنْکَ مَالًا وَّ أَعَزُّ نَفَرًا**)

(2) اسم تفضیل کا اَلْ کے ساتھ استعمال ہونا:

جو اسم تفضیل اَلْ کے ساتھ استعمال ہو اُس کا مذکر اور مونث ہونے میں اور واحد ، تثنیہ اور جمع ہونے میں موصوف کے مطابق ہونا اور اس کے ساتھ من جارہ کا نہ ہونا ضروری ہے: جیسے: **جَاءَ زَیْدٌ الْأَفْضَلُ** ، **جَاءَ الزَّیْدَانِ الأَفْضَلَان**، **جَاءَ الزَّیْدُونَ الْأَفْضَلُونَ**، **جَاءَتْ فَاطِمَةُ الْفُضْلَى**، **جَاءَتِ الْفَاطِمَتَانِ الْفُضْلَیَانِ**.

(3) اسم تفضیل کا اضافت کے ساتھ استعمال ہونا:

اگر اسم تفضیل نکرہ کی طرف مضاف ہو تو اسم تفضیل کو مفرد مذکر لانا ضروری ہے۔ نیز اس کے موصوف کا جنس و تعداد میں مضاف الیہ کے مطابق ہونا ضروری ہے۔ جیسے: **اَلزَّیْدَانِ أَفْضَلُ رَجُلَیْنِ**، **اَلزَّیْدُوْنَ أَفْضَلُ رِجَالٍ** ، **فاطمة أَفْضَلُ إِمْرَأَةٍ**۔

اور اگر اسم تفضیل معرفہ کی طرف مضاف ہو تو وہ واحد مذکر اور موصوف کے مطابق دونوں طرح آسکتا ہے۔

جیسے: **الأَنْبِیَاءُ أَفْضَلُ الْخَلْقِ أَفْضَلُو الْخَلْقِ.**

سوال: اعشٰی شاعر کے قول میں اسم تفضیل معرف باللام ہونے کے باوجود اس کے ساتھ من جارہ کیوں آیا ہے؟

جواب: شعر میں الاکثر پر آل زائدہ ہے اس لئے اس کے ساتھ من جارہ آیا ہے۔ یا پھر مین جارہ کا الاکثر معرف باللام سے کوئی تعلق نہیں، بلکہ یہ من لفظ اکثر نکرہ کے متعلق ہے جو محذوف ہے شعر میں موجود الاکثر کا بدل ہے۔

سوال: معنوی اعتبار سے اسم تفضیل کی کتنے اور کون کونسے احوال ہیں؟

جواب: معنوی اعتبار سے بھی اسم تفضیل کی تین حالتیں ہیں :

(1)دو چیزیں ایک وصف میں مشترک ہونگی لیکن ایک ان میں سے بڑھی ہوئی ہوگی۔**عُمَرُ أَفْضَلُ مِنْ بَكْرٍ۔**

(2)ایک چیز بمقابلہ دوسری چیز کے اپنی وصف میں بڑھی ہوئی ہوگی بمقابلہ اس کی صفت کے ،اور اس وقت ان دو چیزوں کے درمیان کوئی مشترک وصف نہ ہوگا۔ جیسے: **اَلْعَسَلُ اَحْلیٰ مِنَ الخَلِّ** (شہد کی مٹھاس سرکہ کی مٹھاس سے زیادہ ہے).

(3)کسی صفت کو اس کہ محل میں ثابت کرنا بغیر کسی فضیلت کے جیسے : **النَّاقِصُ وَالْأَشَجُّ أَعدَلا بنی مروان** " اس قول سے مراد ہے کہ یہی دو بندے عادل ہیں ان کے علاوہ میں عدل نہیں ہے۔

سوال:

اعتراض کا جواب: شاعر نے لفظ **صغریٰ و کبریٰ** بطور اسم تفضیل کے نہیں، بلکہ بطور صفت مشبہ کے صغیرۃ کبیرۃ کے معنی میں استعمال کیا ہے فقط موصوف کیلئے ثبوت و وصف کے ارادے سے یہ الفاظ ادا کئے ہیں۔

{فعل تعجب}

سوال: فعل تعجب کی تعریف اور شرائط تحریر کریں؟

جواب: فعل تعجب جس چیز کا سبب پوشیدہ ہو اس کے شعور و احساس کے وقت نفس کا اثر قبول کرنا فعل تعجب کہلاتا ہے۔ اس کے بنانے کی وہی شرائط ہیں جو اسم تفضیل بنانے کی ہیں۔

سوال: فعل تعجب کے کتنے اور کون کونس صیغے ہیں؟ نیز کن صیغوں سے ابواب قائم کیے گئے ہیں؟

جواب: فعل تعجب کے دو صیغے ہیں: مَا أَفْعَلَهٗ، أَفْعِلْ بِهٖ - جیسے مَا احْسَنَ الصِّدقَ (سچائی کتنی خوبصورت ہے)، وَأَحْسِنْ ہے۔ یہی وہ دو صیغے ہیں جن کے متعلق عربی کتب میں ابواب قائم کئے گئے۔

سوال: فعل تعجب کے لیے اور کون کون سے صیغے اور کلمات استعمال ہوتے ہیں مثالوں کے ساتھ بیان کریں؟

جواب: فعل تعجب کے استعمال ہونے والے صیغے اور کلمات کثیر ہیں۔ مثلاً كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللهِ وَكُنْتُمْ أَمْوَاتاً فَأَحْيَاكُمْ میں کیف، حدیث پاک میں سُبْحَانَ اللهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجَسُ حَيًّا وَلا ميتاً، اہل عرب کا قول لِلّٰهِ دَرهٗ فَارِسًا۔

سوال: ما أَفْعَلَه کی تشریح کریں؟

جواب: اس میں ما نکرہ تامہ بمعنی شیءٌ ہے، اور أَفْعَلَ فعل ماضی ہے جس کی دلیل یہ ہے کہ اس کے ساتھ نون وقایہ لاحق ہوتا ہے۔ جیسے مَا اَحْوَجَنِیْ اِلٰی عَفْوِ اللهِ (مجھے اللہ کی معافی کی شدید حاجت ہے)۔

سوال: أَحْسِنُ بہ اصل میں کیا تھا، تفصیلاً تحریر کریں؟

جواب: یہ اصل میں اَحْسَنَ زیدٌ تھا پھر زید کے حسن پر اظہار تعجب کے ارادے سے اس صیغہ کو صیغہ امر اَحْسِنْ کی طرف پھیر کر فاعل کے ساتھ باء زائدہ کا اضافہ کیا تاکہ لفظ خوبصورت ہو جائے تو اَحْسِنْ بزیدٍ بن گیا۔

سوال: جن افعال میں اسم تفضیل بنانے کی شرائط نہ پائی جائیں ان افعال سے اسم تفضیل یا فعل تعجب بنانے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: سب سے پہلے وہ صیغہ ذکر کریں جس میں تمام شرائط موجود ہوں پھر جس فعل میں شرائط نہیں ہیں اس کا مصدر منصوب ذکر کریں۔ اگر اسم تفضیل بنانا ہے، تو وہ مصدر تمیز بنے گا۔ فعل تعجب بنانا ہے تو مفعول مطلق بنے گا۔

جیسے: فُلَانٌ أَشَدُّ اسْتِخْرَاجًا لِلْفَوَائِدِ ، مَا أَشَدَّ اسْتِخْرَاجَهٗ ، وَأَشْدِدْ بِاسْتِخْرَاجِهٖ۔

{اسم ظرف}

سوال :اسم ظرف کی تعریف تحریر کریں ؟

جواب : اسم ظرف وہ اسم مشتق ہے جو وقوع فعل کے زمان یا مکان پر دلالت کرنے کیلئے بنایا گیا ہو۔

سوال ثلاثی مجرد افعال سے اسم ظرف کس کس وزن پر آتا ہے ؟

جواب: اگر مضارع مضموم العین ہو یا مفتوح العین ہو یا پھر کسی بھی باب کا مضارع معتل اللام (یعنی ناقص)ہو تو اسم ظرف **مَفْعَلٌ** کے وزن پرآتا ہے ۔ جیسے مَنْصَرُ، مَذْهَبٌ، مَرْمًي، مَرْضًى .اگر مضارع مکسور العین ہو یا کسی بھی باب سے مثال یا غیر معتل اللام ہو تو اسم ظرف **مَفْعِلٌ** کے وزن پر آئے گا۔ جیسے:مَجْلِسٌ ، مَبِيعٌ ، مَوْعِدٌ، مَيْسِرٌ ، مَوْجِلٌ۔بعض اہل علم نے کہا کہ مثال واوی کی واؤ اگر مضارع میں سلامت ہو تو اسم ظرف مَفْعَلٌ کے وزن پر بنے گا۔ جیسے يَوْجَلُ مَوْجَلٌ۔

سوال:ثلاثی مزید فیہ افعال سے اسم ظرف کس وزن پر آتا ہے ؟

جواب: غیر ثلاثی مجرد افعال سے اسم ظرف ان کے اسم مفعول کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے مُكْرَمْ ، مُعَظَّمْ ، مُسْتَعَانٌ۔

فائدہ:

»»غیر ثلاثی مجرد افعال سے اسم ظرف ، اسم مفعول اور مصدر میمی ایک ہی وزن پر آتے ہیں۔

»»اسی طرح ثلاثی مجرد کے بعض اوزان بھی بسا اوقات اسم ظرف اور مصدر میمی دونوں کیلئے آتے ہیں جن کے درمیان امتیاز قرائن کے ذریعے ہوتا ہے چنانچہ اگر کوئی بھی قرینہ موجود نہ ہو تو ایک ہی صیغہ زمان، مکان اور مصدر میمی تینوں کی صلاحیت رکھتا ہے آپ جو مناسب سمجھیں مراد لے لیں۔

»» کبھی شیء کی کثرت پر دلالت کرنے کے لیے اسم ظرف (مکان) کا صیغہ مَفْعَلَةٌ کے وزن پر بھی آتا ہے ۔ جیسے: مَكْتَبَةٌ

{اسم آلہ}

سوال: اسم آلہ کی تعریف بیان کریں؟

جواب : اسم آلہ وہ اسم مشتق ہے جو ثلاثی مجرد کے مصدر سے اس چیز کے لئے بنایا جائے جس کے واسطے سے فعل واقع ہو۔
جیسے مِفْتَاحٌ(کھولنے کا آلہ) ۔

سوال: اسم آلہ کے کتنے اور کون کونسے اوزان ہیں؟

جواب: اسم آلہ کے تین اوزان ہیں :

اوزان	صیغہ	ترجمہ
مِفْعَالٌ	مِضْرَابٌ	مارنے کا آلہ
مِفْعَلٌ	مِنْصَرٌ	مدد کرنے کا آلہ
مِفْعَلَةٌ	مِكْنَسَةٌ	صفائی کرنے کا آلہ

اسم آلہ کے سماعی اوزان: ۔

صیغہ	ترجمہ
مُسْعُطٌ	سونگھانے کا آلہ
مُنْصُلٌ	کاٹنے کا آلہ
هُدُقٌ	پیٹنے کا آلہ
مُدْهُنٌ	تیل لگانے کا آلہ

اسم جامد سے اسم آلہ کے سماعی اوزان:۔

صیغہ	ترجمہ
قَدُوْمٌ	چیز کاٹنے یا چھیلنے کا الہ
سِكِّيْنٌ	کاٹنے کا آلہ

{التقسیم الثالث للاسم}

مذکر و مونث ہونے کے اعتبار سے اسم کی اقسام :

اسم مذکر: جس اسم میں تانیث کی کوئی علامت موجود نہ ہو ۔ جیسے: رجلٌ ، کتابٌ۔

اسم مؤنث: جس اسم میں تانیث کی علامت موجود ہو۔ جیسے: عائشۃُ۔

اسم مؤنث کی اقسام:

(ا) مؤنث حقیقی: وہ اسم مؤنث جو نر جاندار کے مقابلے پر دلالت کرے۔ جیسے فاطمة، عَاءِشَۃُ۔

(۲) مؤنث مجازی: وہ اسم مؤنث جو نر جاندار کے مقابلے پر دلالت کرے نہ کرے۔ جیسے أُذُنٌ، فَارٌ ، شَمْسٌ۔

مؤنث مجازی کی علامات:

- اس کی طرف لوٹنے والی ضمیر مؤنث کی ہوگی۔
- اس کی طرف أشار مؤنث والے اسم اشارہ سے ہوگا۔
- اس کے فعل کے اندر تاءِ تانیث کی تاء لاحق ہوگی۔ جیسے هذه الشَّمسُ رَأَيتُهَا طَلَعَتْ۔
- اس کے اسم مصغَّر میں تاء ظاہر ہوگی۔ جیسے: أُذُنٌ سے أُذَينْ◌َةٌ ۔
- اس کی طرف مضاف اسم عدد سے تاء کا حذف ہونا۔ جیسے: ثلاثُ آبارٍ۔

علامت تانیث موجود ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے اسم مؤنث کی اقسام:

اس اعتبار سے اسم مؤنث کی تین اقسام ہیں :

(1) **مؤنث لفظی:** وہ اسم جو مذکر کے لئے بنایا گیا ہو اور اس میں تانیث کی علامت موجود ہو۔ جیسے طلحة، حذیفة۔

(2) **مونث معنوی :** وہ اسم جو مؤنث کے لیے بنایا گیا ہو اور اس میں علامت تانیث موجود نہ ہو۔ جیسے: مَرْيَمُ۔

(3) **لفظی و معنوی :** وہ اسم جو کسی مؤنث کا علم ہو اور اس میں علامت تانیث بھی ہو۔ جیسے: فاطمة، سلمیٰ۔

سوال: مذکر و مؤنث میں اصل کیا ہے نیز وجہ بیان کریں؟

جواب : اسماء میں اصل مذکر ہوتا ہے ، کیوں کہ مذکر کیلئے علامت کی حاجت نہیں۔ بر خلاف مؤنث کے، کیونکہ مونث ہونا خلاف اصل ہے، اس لئے ثبوت مؤنث کے لئے علامات مقرر ہیں۔

تانیث کی علامت:

تانیث کی دو علامتیں ہیں : (۱) التاء (۲) الألف

سوال: تاءِ تانیث کی حالتیں ذکر کریں؟

جواب: تاء فعل میں کبھی ساکن ہوتی ہے۔ جیسے قَامَتْ ھندٌ اور کبھی متحرک۔ جیسے: هِنْدٌ تَقُوْمُ۔ جبکہ اسم میں متحرک ہوتی ہے۔ جیسے: صَائِمَةٌ ۔

سوال: تاء کی اصل وضع کیا ہے؟

جواب: ایسے اوصاف جو مذکر و مؤنث کے اندر مشترک ہوں ان کے درمیان فرق کرنے کے لیے تاء آتی ہے چنانچہ تاء اُس اسمِ وصف پر داخل نہیں ہوتی جو عورتوں کے ساتھ خاص ہو۔ جیسے حائضٌ ، حَائِلٌ، ثَيِّبٌ۔

فائدہ: تاء اُس اسم جامد پر داخل ہو سکتی ہے جس کا معنی مذکر و مونث دونوں میں مشترک ہو جیسے رَجُلٌ سے رَجُلَةٌ۔

مذکر و مؤنث کے درمیان وصف مشترک ہونے کے باوجود پانچ اوزان ایسے ہیں جن پر تاء داخل نہیں ہوتی :۔

(1) فَعُوْلٌ بمعنی فاعل جیسے رَجُلٌ صَبُوْرٌ ، اِمْرَاةٌ صَبُوْرٌ ۔ چنانچہ اگر فَعُول بمعنی مفعولٌ ہو تو اس کو تاء لاحق ہوگی۔ جیسے جَمَلٌ رَكُوبٌ ، ناقةٌ رَكُوبَةٌ۔

(2) فَعِيْلٌ بمعنی مفعول جب کہ اپنے موصوف کے تابع ہو۔ جیسے رَجُلٌ جَرِيْحٌ، اِمْرَاةٌ جَرِيْحٌ۔ چنانچہ اگر فَعِيْلٌ بمعنی فَاعِلٌ ہو ۔ یا اپنے موصوف کے تابع نہ ہو تو اس کو تاء لاحق ہوگی ۔ جیسے اِمْرَاةٌ رَحِيمَةٌ، رَأَيْتُ قَتِيلَةً

(3) مِفْعَالٌ جیسے مِهْذَارٌ – چنانچہ مِيقَانَةٌ شاذ ہے۔

(4) مِفْعِيلٌ جیسے مِعْطِيْرٌ ۔ چنانچہ مِسْكِيْنَةٌ شاذ ہے۔ (5) مِفْعَلٌ جیسے مِغْشَمٌ۔

تاء کے مذکر و مؤنث کے علاوہ استعمال کے مقاصد:

(۱) واحد کو جنس سے ممتاز کرنے کے لیے : لَبِنٌ سے لَبِنَةٌ

(۲) جنس کو واحد سے ممتاز کرنے کے لیے : كَمْءٌ سے كَمْأَةٌ

(۳) مبالغہ کے لیے : رِوَايَةٌ (۴) مبالغے میں اضافے کے لیے: عَلَّامَةٌ

(۵) فاء کلمہ کے عوض: عِدَةٌ (6) عین کلمہ کے عوض: إقَامَةٌ۔ (۷) لام کلمہ کے عوض: سَنَةٌ

(۸) حرف مدہ کے عوض: تَزْكِيَةٌ۔ (۹) عجمی اسم کو عربی بنانے کے لیے : كَيْلَجَةٌ (۱۰) مفرد کے ساتھ الحاق: صَارِفَةٌ

(۱۱)اسم مفرد میں موجود یاء نسبتی کے عوض اس کی جمع میں : اِشَاعَۃٌ(۱۲) محض وزن کا اضافہ کرنے کے لیے : صَارِفَۃٌ

الف کی دو قسمیں ہیں:

(۱) مفردہ یعنی الف مقصورہ (۲) غیر مفردہ یعنی الف ممدودہ

الف مقصورہ کے اوزان:-

فُعْلٰی	أُرْبٰی	مصیبت کے لیے بولنا
فُعْلٰی	بُهْمٰی	جڑی بوٹی کا نام
فَعَلٰی	بَرَدٰی	ایک نہر کا نام
فَعْلٰی	مَرْضٰی	بہت سے بیمار لوگ
فُعَالٰی	حُبَارٰی	ایک قسم کا پرندہ
فُعَلّٰی	سُمَهّٰی	باطل / جھوٹ بولنے والا
فِعَلّٰی	سِبَطْرٰی	ناز و گھمنڈ والی چال
فِعْلٰی	حِجْلٰی	پرندے کا نام
فِعِيْلٰی	هِجِيْرٰی	فضول بات کرنے والا
فُعُلّٰی	حُذُرّٰی	ڈرنا، بچنا، پرہیز کرنا
فُعَّيْلٰی	حُلَّيْطٰی	ملنسار ہونا
فُعَّالٰی	خُبَّازٰی	دو جڑی بوٹیوں کا نام

الف ممدودہ کے اوزان:-

فَعْلَاءُ	صَحْرَاءُ	میدان، ریگستان
اَفْعِلَاءُ	اَرْبِعَاءُ	بدھ کا دن
فُعْلُلَاءُ	قُرْصُفَاءُ	اکڑو بیٹھنا
فَاعُوْلَاءُ	عَاشُوْرَاءُ	ناویں دسویں محرم
فِعْلِيَاءُ	كِبْرِيَاءُ	عظمت، بڑائی

{التقسيم الربع للاسم}

اسم منقوص، مقصورہ، ممدودہ، اور صحیح ہونے کے اعتبار سے اسم کی اقسام:

اسم منقوص کی تعریف :-

اسم منقوص وہ اسم معرب ہے جس کے آخر میں یا لازمہ ہو اور ما قبل مکسور ہو۔ جیسے: الدَّاعِيْ (پکارنے والا)۔

فوائد قیود:

اسم کی قید سے فعل نکل گیا جیسے رَضِيَ معرب کی قید سے اسم مبنی نکل گیا۔ جسے: اَلَّذِيْ آخری یاء کی قید سے اسم مقصور نکل گیا جیسے: مَرْضٰی لازمہ کی قید سے حالت جری والے اسماء خمسہ نکل گئے جیسے: اَبِيْ ،اَخِيْ ما قبل مکسور کی قید سے ظَبْيٌ،دَلْوٌ نکل گئے کیوں کہ یہ صحیح کے ساتھ ملحق ہے اس کی یاء سے پہلے والے حرف کے ساکن ہونے کی وجہ سے ۔

اسم مقصور کی تعریف:-

اسم مقصور وہ اسم معرب ہے جس کے آخر میں الف لازمی ہو ۔ جیسے:اَلْمُصْطَفٰی۔

فوائد قیود:

اسم کی قید سے فعل اور حرف نکل گئے ۔ جیسے: دَعَا اِلٰی۔ معرب کی قید سے مبنی نکل گیا۔ جیسے اَنَا، هٰذا ۔ آخری الف کی قید سے اسم منقوص نکل گیا جیسے: الدَّاعِيْ لازمہ کی قید سے حالت نصبی والے اسماء خمسہ جیسے: رَأَيْتُ أَخَا زَيْدٍ اور حالت رفعی والے مثنّیٰ (یعنی تثنیہ)نکل گئے جیسے: جَاءَ رَجُلَانِ۔

اسم ممدودہ:-

اسم ممدودہ وہ اسم معرب ہے جس کے آخر میں ہمزہ ہو جو الف زائدہ کے ساتھ ملا ہوا ہو۔ جیسے: صَحْرَاءُ۔

اسم صحیح :-

وہ اسم معرب ہے جس کے آخر میں نہ یاء لازمہ ماقبل مکسور ہو نہ الف لازمہ ہو اور نہ ہی ایسا ہمزہ ہو جو الف زائد سے ملا ہوا ہو۔ جیسے: رَجُلٌ ، كِتَابٌ۔

اسم مقصور اور اسم ممدودہ کی دو دو اقسام: (۱) قیاسی(۲) سماعی

اسم مقصور قیاسی : ہر ایسا اسم جس کا لام کلمہ حرف علت ہو اور اس سے صحیح کی مثال بھی موجود ہو ،اور آخری حرف سے پہلے والے حرف پر فتح لازمی ہو۔ جیسے: فَعِلَ کے وزن پر آنے والے متعل الام فعل کا مصدر جیسے: **اَلْجَوٰی، اَلْهَوٰی** کلمہ صحیح میں ان کی نظیر **الفَرَحُ، الاَشَرُ، الطَّرَبُ** موجود ہے اور فِعَلٌ ہوگا فِعْلَۃٌ کی جمع میں ، فُعَلٌ ہوگا فِعْلَۃٌ کی جمع میں ، فُعَلٌ ہوگا فُعْلَۃٌ کی جمع میں

اسم ممدودہ قیاسی : وہ معتل اللام اسم کے کلمہ صحیح میں جس کی ایسی نظیر موجود ہو جس میں آخری حرف سے پہلے الف کی زیادتی لازم ہوں۔ جیسے اس فعل کا مصدر جس کے شروع میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے۔ جیسے: **اِعواء، ابْتِغَاءُ،اِسْتِقْصَاءُ**۔ کیونکہ کلمہ صحیح میں ان کی نظیر احمرارٌ، اقتدار ، استخراج موجود ہے۔

اسم مقصور و ممدود سماعی : وہ اسم مقصور یا ممدود جس کے کلمہ صحیح میں جن کی ایسی نظیر نہ ملتی ہو جس کی شرط مقصور قیاسی اور محدود قیاسی میں لگائی گئی۔ چنانچہ مقصور سماعی جیسے **الفتیٰ، الحجا**۔ محدود سماعی جیسے **الثراء، الْحِذاء**۔

سوال: اسم ممدود کو مقصور اور اسم مقصور کو اسم ممدود بنانے کا حکم تحریر کیجئے۔

جواب: ضرورت کے وقت صرفی حضرات نے اسم ممدود کو مقصور بنانے کی اجازت دی ہے جیسے : **لابد من صَنْعَا وَإِنْ طَالَ السَّفَر** لیکن بصریوں نے اسم مقصور بنانے سے منع کیا ہے اور کوفیوں نے اس کی اجازت دی ہے۔

{التقسیم الخامس للاسم}

تعداد کے اعتبار سے اسم کی تین اقسام:

(1)واحد: وہ اسم ہے جو ایک فرد پر دلالت کرے یا وہ اسم جو نہ تثنیہ ہو نہ جمع ہو اور نہ ان کے ساتھ ملحق ہو۔

(2)تثنیہ : وہ اسم جو دو فردوں پر دلالت کرے الف اور نون یا یاء اور نون کے اضافے کے ساتھ جیسے: رَجُلَانِ ، رَجُلَیْنِ۔

سوال: تثنیہ بنانے کی شرائط تحریر بیان کریں:۔

جواب : (1) وہ اسم مفرد ہو: کیونکہ تثنیہ اور جمع کی تثنیہ نہیں بن سکتی جیسے: رجلانان، زیدونان نہیں کہا جا سکتا۔

(۲)وہ اسم معرب ہو: کیونکہ مبنی کی تثنیہ نہیں بن سکتی۔

نوٹ: بعض اسماء بنی جو بظاہر تثنیہ نظر آتے ہیں حقیقت میں تثنیہ نہیں، بلکہ صرفصورۃ تثنیہ ہیں۔ مثلاً اللذان، ہذان

(۲) وہ دونوں لفظ اور معنی میں متفق ہوں: لھذا ابو بکر و عمر کو ملا کر بطور تثنیہ عُمَّرَانِ نہیں کہا جا سکتا، لفظ مختلف ہونے کی وجہ سے ۔ اسی طرح عمر اور عمرو کو ملا کر بطور تثنیہ عَمْرَانِ نہیں کہا جا سکتا، وزن مختلف ہونے کی وجہ سے۔ عَیْنٌ بمعنی آنکھ اور عَیْنٌ بمعنی لونڈی کو بطور تثنیہ عَیْنَانِ نہیں کہا جاسکتا، معنی مختلف ہونے کی وجہ سے۔

(۴) وہ اسم نکرہ ہو: کیونکہ اسم معرفہ کی تثنیہ نہیں بن سکتی۔ لھذا علم جب تک علم ہے اس کی تثنیہ نہیں بن سکتی، اگر بنانی ہے تو اسے نکرہ فرض کر کے تثنیہ بنائیں ، اب اگر پھر سے معرفہ بنانا ہے تو اَلْ لگا کر معرفہ کریں جیسے زید سے زیدان پھر معرفہ الزیدان۔

(۵) دونوں میں مماثلت موجود ہو: لہذا شَمْسٌ اور قَمَرٌ کو ملا کر تثنیہ قَمَرَانِ نہیں بنا سکتے مماثلت نا ہونے کی وجہ سے ۔

(6)اسم اپنے تثنیہ سے مستغنی نہ ہو اس کے غیر سے تثنیہ آنے کی وجہ سے جیسے: سِیٌّ کا تثنیہ سِیَّانِ موجود ہے لہذا سِوَاءٌ کا تثنیہ سواآن نہیں آئے گا ۔

(3) جمع: وہ اسم ہے جو اسم واحد میں کچھ تبدیلی کرنے سے دو سے زائد افراد پر دلالت کرے۔

جمع کی تین اقسام ہیں: (1) مذکر سالم (2) مؤنث سالم، (3) جمع تکسیر :

سوال: جمع مذکر سالم کی تعریف بیان کریں:

جواب: جمع مذکر سالم وہ اسم ہے جو دو سے زائد افراد پر دلالت کرے واو اور نون یا یاء اور نون کا اضافہ کرنے کے ساتھ۔ جیسے زَیْدٌ سے زَیْدُوْنَ، صَالِحٌ سے صَالِحِیْنَ۔

سوال: جمع مذکر سالم بنانے کی شرائط بیان کریں:۔

جواب اس کی دو شرائط ہیں یا تو جامد ہوگا یا پھر اسم مشتق ہوگا۔چنانچہ پھر ان میں سے ہر ایک کی الگ الگ شرائط ہیں۔

سوال: اسم جامد سے جمع مذکر سالم بنانے کی شرائط بیان کریں:

جواب: (ا) وہ اسم مذکر عاقل کا علم ہو، (۲) تاء تانیث نہ ہو، (۳) وہ اسم مرکب نہ ہو۔

لہذا رَجُلٌ کی جمع مذکر سالم رَجُلُوْنَ نہیں بن سکتی علم نہ ہونے کی وجہ سے۔ زینب کی زینبون نہیں بن سکتی مذکر نہ ہونے کی وجہ سے،اور لَاحِقٌ کی جمع لَاحِقُوْنَ نہیں بن سکتی، کیونکہ یہ گھوڑے کا علم ہے جس میں عقل نہیں۔ طلحہ کی جمع طلحتون نہیں بن سکتی تاء تانیث کی وجہ سے۔ اور سیبُویہ کی جمع سِیبُوَیھُوْنَ نہیں بن سکتی مرکب ہونے کی وجہ سے۔

سوال: اسم مشتق سے جمع مذکر سالم بنانے کی شرائط بیان کریں:

(1) جواب: وہ اسم مذکر عاقل کی صفت ہو۔

(2) تاء سے خالی ہو۔

(3) اس اَفْعَالُ کے وزن پر نہ ہو جس کی مونث فَعْلَاءُ کے وزن پر آتی ہے۔

(4) اور نہ اس فَعْلَانُ کے وزن پر ہو جس کی مونث فَعْلٰی کے وزن پر آتی ہے۔

(5) اور نہ وہ اس اسماء میں سے ہو جو مذکر و مونث میں برابر ہوتے ہیں۔

لہذا مُرْضِعٌ کی جمع مذکر سالم مُرْضِعُوْنَ نہیں بن سکتی مذکر نہ ہونے کی وجہ سے۔ **فاره** کی جمع **فَارِهُون** نہیں بن سکتی،کیونکہ یہ گھوڑے کا نام ہے جس میں عقل نہیں۔ **علامۃ** کی جمع **علامتون** نہیں بن سکتی تاء تانیث موجود ہونے کی وجہ سے۔ اَحْمَرُ کی جمع اَحْمَرُوْنَ نہیں بن سکتی، کیونکہ اس کی مونث فَعْلَاءُ کے وزن پر ہے۔ **عَطِشٰی** کی جمع **عطشانون** نہیں بن سکتی اس کی مونث **فعلی** کے وزن پر آنے کی وجہ سے۔ اسی طرح **عدل** کی جمع **عدلون** نہیں بن سکتی۔ **صبور** کی جمع **صبورون** نہیں بن سکتی، کیونکہ ان دونوں صیغوں میں مذکر و مونث دونوں برابر ہیں۔

سوال: جمع مونث سالم کی تعریف بیان کریں؟

جواب جمع مونث سالم وہ اسم ہے جو دو سے زائد افراد پر دلالت کرے الف اور تاء کا اضافہ کرنے کے ساتھ۔

سوال: کون کون سے اسماء کی جمع مونث سالم بنتی ہے؟

(1) جواب: تمام مونث ناموں کی۔ جیسے زینب سے زینبات۔

(2) ہر اس اسم کی جس کے آخر میں تاء ہو چاہے وہ اسم مذکر کا علم ہو یا مونث کا ۔ جیسےطلحة طلحات ، عائشة سے عائشات

(3) ہر اس اسم کی جس کے آخر میں تانیث کا الف مقصورہ یا ممدودہ ہو۔ جیسے سلمیٰ سےسلمیات ، حسناء سے حسناءات۔

(4) وہ اسم جو غیر عاقل کا اسم مُصَغَر ہو۔ جیسے جُبَيْلٌ سے جبیلات۔

(5) غیر عاقل کے اسم وصف کی۔ جیسے شامخ سے شامخات

(6) فقط معدود جب لفظ ایام کی صفت بنے۔ جیسے ایام معدودات۔

(7) وہ اسم خماسی جس کی جمع تکسیر اہل عرب سے سنی نہ گئی ہو۔ جیسے سُرَادِقٌ سے سُرَادقات

فائدہ:

- مذکورہ اصول نمبر دو سے چند اسماء مستثنیٰ ہیں جن کے آخر میں تاء ہونے کے باوجود ان کی جمع مونث سالم نہیں بنتی امراۃ ، شاۃ ، قلۃ
- مذکورہ اصول نمبر تین سے وہ افعل کا وزن مستثنیٰ ہے جس کی مونث فعلاء کے وزن پر آتی ہے۔ اسی طرح وہ فعلی کا وزن بھی مستثنیٰ ہے جس کی مونث فعلان کے وزن پر آتی ہے،کیونکہ ان کی جمع مونث سالم نہیں بنتی۔
- مذکورہ اسماء کے علاوہ اسماء کی جمع مونث سالم بنانا سماع پر موقوف ہے۔

{كيفية التثنية}

سوال: مفرد سے تثنیہ بنانے کا طریقہ تحریر فرمائیں؟

(1) جواب: اسم مفرد اگر صحیح یا قائم مقام صحیح ہو تو اس کے آخر میں الف اور نون یا یاء اور نون کا اضافہ کرنے سے تثنیہ بنتا ہے۔ جیسے رَجُلَانِ سے رجلان، دَلْوٌ سے دَلْوَانِ۔

(2) اگر وہ اسم منقوص ہو اور محذوف الیاء ہو۔ جیسے قاضٍ تو تثنیہ میں محذوف شدہ یاء واپس آجائے گی۔ قَاضِيَانِ۔

(3) اگر وہ اسم مقصور ہو اور اس کا الف چوتھی یا پانچویں جگہ پر واقع ہو تو تثنیہ میں اس الف کو یاء سے بدلا جاتا ہے۔ جیسے حُبْلَى سے حُبلیان۔

(4) اگر اسم مقصور میں الف تیسری جگہ پر واقع ہو جو کہ یاء کے بدلے میں آیا ہو تو بھی الف کو یاد سے بدلا جاتا ہے۔ جیسے: فَتًی سے فَتَیَانِ۔

(5) اگر اسم مقصور میں الف تیسری جگہ پر واقع ہو لیکن یاء کے بدلے میں نہ ہو بلکہ اس میں امالہ کیا گیا ہو تو اس صورت میں بھی الف کو یاء سے بدلا جاتا ہے۔ جیسے مَتّٰی سے متیان جبکہ کسی کا نام ہو۔

(6) اسم مقصور میں اگر تیسری جگہ پر الف واقع ہو جو واؤ کے بدلے میں آیا ہوا ہو تو تثنیہ میں الف کو واؤ سے بدلا جاتا ہے۔ جیسے عصا سے عَصَوانِ۔

(7) اسم مقصور میں اگر الف تیسری جگہ پر واقع ہو جو واؤ سے بدلا ہوا نہ ہو اور نہ امالہ کیا گیا ہو تب بھی الف کو واؤسے بدلا جاتا ہے۔ جیسے لَدٰی سے لدوَانِ، اِذا سے اِذْوَانِ، جب کہ کسی کے نام ہوں۔

اعتراض: مذکورہ قانون قھقرٰی اور خُوزَلٰی سے ٹوٹ رہا ہے کیونکہ ان کی تثنیہ میں الف کو یاء سے نہیں بدلا جاتا۔ قَہقرَانِ، خوزلان۔ جواب: مذکور دونوں اسماء میں الف کو یاء سے بدلا گیا ہے، لیکن شاذ و خلاف قیاس اس یاء کو حذف کیا گیا ہے۔ **اعتراض:** مذکورہ قانون حمٰی کی تثنیہ حموان سے ٹوٹ رہا ہے، کیونکہ اس میں الف کو واؤسے بدلا گیا ہے۔ جواب: اس میں الف کو واد سے بدلنا شاذ ہے۔ **اعتراض:** مذکورہ قانون رِضًا کی تثنیہ رضیان سے ٹوٹ رہا ہے۔ جواب: یہ شاذ ہے۔

سوال: اسم ممدودہ سے تثنیہ بنانے کا طریقہ تحریر فرمائیں؟

(1) جواب: اسم ممدودہ کا ہمزہ اگر اصلی ہو تو تثنیہ میں اس کو باقی رکھنا واجب ہے۔ جیسے قُرَّاء سے قُرَّاءَانِ

(2) اسم ممدودہ کا ہمزہ اگر تانیث کا ہو تو تثنیہ میں اسے واؤ سے بدلنا ضروری ہے۔ جیسے حمراء سے حمروان۔ البتہ سیرافی کا کہنا ہے کہ جب تانیث کے الف سے پہلے واو ہو تو تثنیہ میں ہمزہ کو باقی رکھنا ضروری ہے، تاکہ دو ایسے واؤ جمع نہ ہوں جن کے درمیان سوائے الف کے کچھ بھی نہ ہو۔ جیسے عُشواءُ سے عُشواءانِ۔ جب کہ کوفین حضرات نے مذکورہ دونوں صورتوں یعنی واؤ سے بدلنے اور ہمزہ کا باقی رکھنے کی اجازت دی ہے، چنانچہ عشوَاوانِ بھی درست اور عشواءان بھی درست۔

(3) اسم ممدودہ کا ہمزہ اگر کسی حرف اصلی کے بدلے میں آیا ہو تو تثنیہ میں ہمزہ کو باقی رکھنا اور حرف اصلی سے بدلنا دونوں درست ہیں۔ جیسے کِسَاوٌ سے کِسَاءٌ کی تثنیہ میں کساءَان بھی درست اور کِساوان بھی درست لیکن ہمزہ کو باقی رکھنا زیادہ بہتر ہے

(4) اگر اسم ممدودہ کا ہمزہ حرف الحاق کے عوض ہو۔ جیسے عِلْبَاءٌ اور قُوْبَاءٌ جو اصل میں عِلْبَایٌ، قُوْبَایٌ تھے جن کو قِرْطَاسٌ اور قِرْنَاسٌ سے ملحق کرنے کیلئے ان کے آخر میں یاہ زائدہ لگائی گئی پھر یاء کو ہمزہ سے بدلا گیا۔ اس صورت میں بوقت تثنیہ ہمزہ کو حرف اصلی سے بدلنا اور ہمزہ کو باقی رکھنا دونوں درست ہیں، لیکن ہمزہ کو حرف اصلی سے بدلنا ہمزہ کو باقی رکھنے سے زیادہ بہتر ہے۔ جیسے عِلْبَاءٌ سے عِلْبَیَان، علباءان۔

اعتراض: مذکورہ قانون نمبر دو حمرایان، خنسفان، عاشوران،، قرصفانِ سے ٹوٹ رہا ہے کہ ان میں نہ ہمزہ کے بدلے واؤ ہے اور نہ خود ہمزہ ہے۔ جواب: حمرایان میں ہمزہ کو یاء سے بدلنا شاذ ہے اور باقی اسماء کی تثنیہ میں ہمزہ کو خلاف قیاس حذف کیا گیا ہے۔

{کیفیة جمع الِاسم جمع مذکر سالماً}

سوال: جمع مذکر سالم بنانے کے طریقہ تحریر کریں؟

(1) جواب: اگر اسم مفرد صحیح ہو تو اس کے آخر میں واؤ اور نون یا یاء اور نون کا اضافہ کرنے سے جمع مذکر سالم بن جاتی ہے۔ جیسے: مُسْلِمٌ سے مُسلمُوْنَ ، مُسْلِمِیْنَ۔

(2) اگر اسم منقوص ہو تو اس کے آخر سے یاء حذف کر کے واؤ اور نون یا یاء اور نون کا اضافہ کیا جائے گا۔ واؤ کی صورت میں ما قبل حرف کو ضمہ ، جبکہ یاء کی صورت میں کسرہ دیا جائے گا جیسے: اَلْقَاضِیْ سے القَاضُوْنَ ،الدَّاعِی سے الدَّاعُون اور القَاضِیْنَ، الدَّاعِیْنَ۔

(3) اگر اسم مقصور ہو تو آخر سے الف حذف کر کے الف کے ما قبل کی فتحہ باقی رکھی جائے گی الف پر دلالت کرنے کیلئے۔ جیسے اَعْلٰی سے اَعْلَوْنَ، مُصْطَفٰی سے مُصْطَفَیْنَ۔

(4) اگر اسم ممدودہ ہے تو تثنیہ بنانے میں جاری ہونے والے احکام یہاں بھی جاری ہوں گے۔ مثلاً اسم ممدودہ کا ہمزہ اصلی ہے تو اس کو باقی رکھنا واجب ہے۔ جیسے قُرَّاءَ سے قُرَّاءُوْنَ۔ اگر تانیث کا ہے تو ہمزہ کو واؤ سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے حمراء سے حَمْرَاوُوْنَ، جبکہ کسی مذکر کا علم ہو۔ اگر ہمزہ حرف اصلی کے بدلے میں آیا ہے یا الحاق کا ہے تو ہمزہ کو واؤ یا یاء سے بدلنا اور باقی رکھنا دونوں درست ہیں۔ جیسے کساء کی جمع کساءُوْنَ یا کساوُوْنَ اور علباء کی جمع علباءُوْنَ یا علباوُوْنَ۔

نوٹ: أُولُو عَالِمون ، ارضُونَ، سِنُونَ ، بنُونَ ، ثبُونَ ، عزون، عشرون اور اس کے اخوات جمع مزکر سالم تو نہیں ہیں، لیکن اس کے ساتھ ملحق ہیں۔

سوال : جمع مؤنث سالم کے قوانین تحریر کریں؟

(1) جواب:اگر اسم مفرد بغیر تاء کے ہو تو الف اور تاء کا اضافہ کیا جائے گا۔ جیسے مریم سے مریمات

(2) اگر اسم مقصور ہے تو آخر سے الف کو حذف کر کے الف کے ماقبل کی فتحہ باقی رکھی جائے الف پر دلالت کرنے کیلئے۔جبکہ یہ سب علم ہوں۔ جیسے فتیً سے فتیاتٌ، حُبلٰی سے حُبْلَیَات مَتّٰی سے مَتَیَاتٌ، ۔

(3) اگر ایسا اسم مقصور ہو جس کا الف تیسری جگہ پر واقع ہو اور واؤ کے بدلے میں ہو تو الف کو واؤ سے بدلا جائے گا۔جبکہ یہ کسی کے علم ہوں۔ جیسے عصاء إذا، اِلٰی سے عَصواتٌ ، اِذَواتٌ ، اِلَواتٌ۔

(4) اگر وہ اسم ممدودہ ہے اور ہمزہ اصلی ہے تو باقی رکھنا واجب۔ جیسے: قُرّاء سے قُرّاءاتٌ، ہمزہ تانیث کا ہو تو اسے واؤ سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے صحراءُ سے صحراواتٌ۔ اگر حرف اصلی کے بدلے میں ہو یا حرف الحاق کے بدلے میں ہو تو ہمزہ کو باقی رکھتے ہوئے الف اور تاء کا اضافہ کر کے جمع مونث سالم بنانا بھی درست ہے۔ جیسے:کساءٌ، علباء سے کساءاتٌ، علباءاتٌ ۔ اور ہمزہ کو واپس حرف اصلی سے بدل کر الف اور تاء کا اضافہ کر کے جمع مونث سالم بنانا بھی درست۔ جیسے کساء سے کساوٌ پھر کساوات، علباء سے علبایٌ پھرعلباوات

(5) اگر وہ اسم منقوص ہو۔ مثلاً کسی کا نام قاضٍ، القاضیْ ہو تو یاء پر فتحہ دیکر الف اور تاء کا اضافہ کیا جائے۔ جیسے قاضیات۔

(6) اگر اسم مفرد کے آخر میں تاء ہو خواہ زائد ہو۔ جیسے خدیجۃ۔ یا حرف اصلی کے عوض میں ہو ۔ جیسے اخت، بنت عدۃ ۔ ہر صورت وہ تاء حذف کر کے جمع مونث سالم بنانی ہے۔ جیسے خدیجات، بنات ، اخوات ، عدات۔

نوٹ : علبایُ کی تثنیہ علبایان اور جمع علبایات بنتی ہے ، لیکن تثنیہ یا جمع بنانے میں یاء کی جگہ تخفیفا واؤ لاکر علباوان، علباوات کہا گیا ہے۔

سوال : جمع مونث سالم بناتے وقت عین کلمہ پر کون سی حرکت آتی ہے تفصیل بیان کریں؟

(1) جواب: اگر وہ مفرد اسم ثلاثی ہو عین کلمہ سالم اور ساکن ہو اور وہ مونث بھی ہو خواہ آخر میں تاء ہو یا نہ ہو تو جمع میں اس کے عین کلمہ پر تین حرکات کی اجازت ہے :(1) فتحہ (۲) سکون (۳) فاء کلمہ کی اتباع میں فاء کلمہ والی حرکت دینا جیسے: جمل ، بسرۃ ، ھند ۔ اورکسرۃٌ کی مونث سالم میں عین کلمہ پر تینوں حرکات

درست ہیں۔مذکورہ صورت میں اگر فاء کلمہ مفتوح ہو تو صرف ایک ہی صورت کی اجازت ہوگی یعنی کلمہ کی اتباع میں فتحہ دینا ۔ **جیسے دَعْدٌ جَفْنَۃٌ سے دَعَدَاتٌ ، جَفَنَاتٌ۔**

(2) فاء کلمہ مضموم اور لام کلمہ یاء ہو ۔ **جیسے دُمْیَۃٌ** – یا فاء کلمہ مکسور اور لام کلمہ واؤ ہو ۔ **جیسے ذِرْوَۃٌ** تو جمع مونث سالم میں عین کلمہ کو فاء کلمہ جیسی حرکت دینا ممتنع ہے۔

(3) اگر مفرد اسم صفت ہو۔ جیسے **ضَخْمَۃٌ** ۔ یا رباعی ہو۔ جیسے **زینب**۔ یا معتل العین ہو جیسے **جوزٌ** ۔ یا مضاعف ہو۔ جیسے **جِنَّۃٌ** یا متحرک العین ہو۔ جیسے **شجرۃٌ** تو جمع مونث سالم بناتے وقت عین کلمہ کی حالت میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہوگی۔

{جمع تکسیر کا بیان}

سوال : جمع مکسر کی تعریف تحریر کریں؟

جواب : جمع مکسر وہ جمع ہے جس کے مفرد میں کچھ تبدیلی کرنے سے وہ دو سے زائد افراد پر دلالت کرے۔ خواہ تبدیلی تقدیراً ہو۔ جیسے **فُلْکٌ** مفرد اور جمع دونوں کیلئے آتا ہے ، لیکن مفرد میں **فُلْکٌ** بروزن **قُفْلٌ** اور جمع میں **فُلْکٌ** بروزن **اُسْدٌ** آتا ہے یا تبدیلی ظاہراً ہو یعنی حرکات میں تبدیلی ہو جیسے **اَسَدٌ** کی جمع **اُسْدٌ** تبدیلی صرف زیادتی کے ذریعے ہو۔ جیسے **صِنْوٌ** کی جمع **صِنْوَانٌ** یا تبدیلی کمی کے ذریعے ہو۔ جیسے **تُخَمَۃٌ** کی جمع **تُخَمٌ** یا تبدیلی حرکات کی تبدیلی اور زیادتی کے ذریعے ہو۔جیسے **رجل** کی جمع **رجال**،یا حرکات کی تبدیلی اور کمی کے ذریعے ہو ۔ **جیسے کِتَابٌ** کی جمع **کُتُبٌ** یا پھر حرکات کی تبدیلی حروف کی کمی اور زیادتی کے ذریعے ہو۔ جیسے غلام کی جمع **غِلْمَانٌ**۔ البتہ حرکات سے چھیڑ چھاڑ کئے بغیر حروف کی کمی و زیادتی دونوں کے اعتبار سے جمع مکسر بنانا عقلاً تو درست ہے، لیکن کلام عرب میں اس کی مثال موجود نہیں۔

سوال : جمع مکسر کن کن اسماء میں جاری ہوتی ہے نیز جمع مکسر کے اوزان بیان کریں؟

جواب: جمع مکسر عاقل و غیر عاقل، مذکر و مونث سبھی کے لیے استعمال ہوتی ہے، سبھی میں جاری ہوتی ہے۔

جمع مکسر کے ستائیس اوزان ہیں : جن میں سے چار وزن جمع قلت کے ہیں اور باقی تیئیس 23 جمع کثرت کے ہیں۔

سوال: جمع قلت اور کثرت کا اطلاق افراد کی کتنی تعداد سے لے کر کتنی تعداد تک ہوتا ہے؟

جواب : اس کے متعلق دو قول ہیں :

(1) بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جمع قلت اور کثرت میں ابتداء اور انتہاء دونوں اعتبار سے فرق ہے چنانچہ جمع قلت کی دلالت تین سے لے دس افراد تک ہوتی ہے جبکہ جمع کثرت کی دلالت گیارہ افراد سے لے کر لا تعداد افراد پر ہوتی ہے۔

(2) بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ جمع قلت اور کثرت کے مابین ابتداء کے اعتبار کوئی فرق نہیں، البتہ انتہاء کے اعتبار سے فرق ہے چنانچہ جمع قلت تین سے لے کر دس افراد پر دلالت کرتی ہے جبکہ جمع کثرت تین سے لے کر لا محدود افراد پر دلالت کرتی ہے۔

سوال: جمع قلت و کثرت میں سے کونسی جمع کس طرح کے اسماء میں جاری ہوتی ہے؟

جواب: عموماً جمع قلت کا استعمال اسماء نکرہ کی جمع میں ہوتا ہے۔ جیسے أَكْلُبٌ، اَرْغِفَةٌ، جبکہ معرف بالام، معروف بالاضافۃ اسماء کی دونوں طرح جمع بن سکتی ہے۔

سوال: نیابت وضعی اور نیابت استعمالی کسے کہتے ہیں؟

جواب: کبھی کبھی اہل عرب ایک جمع کا صیغہ بناتے ہیں اسی سے جمع قلت اور جمع کثرت مراد لیتے ہیں اس کو نیابت وضعی کہتے ہیں جیسے رَجُلٌ کی جمع قلت و کثرت رِجَالٌ اور رِجْلٌ کی اَرْجُلٌ ۔

اور کبھی ایک ہی لفظ کی دو جمع بناتے ہیں قلت کے لیے الگ اور کثرت کے کیے الگ اس کو نیابت استعمالی کہتے ہیں۔ جیسے فُلُسٌ کی جمع قلت أَفْلُسٌ اور جمع کثرت فُلُوْسٌ ہے۔

{جمع قلت کے اوزان}

(1) أَفْعُلٌ:۔

(ا) ہر وہ اسم جو ثلاثی صحیح الفاء اور عین ہو مضاعف نہ ہو اور فَعْلٌ کے وزن پر ہو۔ جیسے: کَلْبٌ سے أَکْلُبُ ۔

مذکورہ اسم کے لام کلمہ میں واؤ یا یاء ہو تو جمع قلت میں عین کلمہ کو کسرہ دیکر لام کلمہ حذف ہوگا۔ جیسے: ظَبْیٌ سے أَظْبٍ ، دَلْوٌ سے اَدْلٍ جمع قلت ہے ۔

(۲) وہ اسم رباعی ہو اور عورت کا نام ہو اس میں علامت تانیث نہ ہو اور آخری حرف سے پہلے والا حرف مدہ ہو جیسے: ذِرَاعٌ کی جمع قلت أَذْرُعٌ ، یَمِیْنٌ کی جمع قلت أَیْمِنٌ۔

(2) أَفْعَالٌ:۔

یہ وزن ہر اس اسم کی جمع قلت میں استعمال ہوتا ہے جس کی جمع قلت أَفْعُلٌ کے وزن پر نہیں آتی۔ جیسے ثَوْبٌ کی جمع قلت أَثْوابٌ ، سَيْفٌ کی جمع قلت أَسْيَافٌ۔

(3) أَفْعِلَةٌ:۔

جواب: (ا) ہر اس مذکر اسم رباعی میں جس کے آخری حرف سے پہلے والا حرف مدہ ہو۔ جیسے طَعَامٌ کی جمع أَطْعِمَةٌ۔

(۲) جو اسم فَعَالٌ یا فِعَالٌ کے وزن پر ہو اور مُضَعَّفُ اللام یا معتل اللام ہو اس کی جمع قلت أفعلة کے وزن پر لانا لازمی ہے۔ جیسے نَبَاتٌ کی جمع قلت أَنْبِتَةٌ ، زِمَامٌ کی جمع قلت أَزِمَّةٌ ، قَبَاءٌ کی جمع قلت أَقْبِيَةٌ ، كِسَاءٌ کی جمع قلت أَكْسِيَةٌ۔

(4) فِعْلَةٌ:۔

یہ وزن قیاسا کسی بھی اسم میں جاری نہیں ہوتا، البتہ بعض اسماء کی جمع قلت اس وزن پر اہل عرب سے سنی گئی ہے۔ جیسے شيخ کی جمع شيخة ، ثَوْرٌ کی جمع ثِيرَةٌ ، فَتًى کی جمع فِتْيَةٌ ۔ اس وزن کے قیاسا جاری نہ ہونے کی وجہ سے بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ یہ اسماء اسم جمع ہیں، نہ کے جمع۔

{جمع کثرت کے اوزان}

1. فُعْلٌ:۔

(ا) أَفْعَلُ اور اس کی مونث فَعْلاءُ کی جمع کثرت قیاساً فُعْلٌ کے وزن پر آتی ہے، جبکہ یہ وزن صفت کے طور پر استعمال ہوں۔ جیسے أَحْمَرُ، حَمْرَاءُ کی جمع کثرت حُمْرٌ ہے۔

(۲) اس أَفْعَلُ کی جمع کثرت بھی فُعْلٌ کے وزن پر آتی ہے جس کا صیغہ مونث اصلاً آتا ہی نہیں۔ جیسے اَلْمَرُ سے كُمْرٌ۔ اسی طرح اس فَعْلاء کی جمع کثرت اس وزن پر آتی ہے جس کا صیغہ مذکر أَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہی نہیں ہے ، رَتْقَاءُ کی جمع کثرت رُتْقٌ۔

2. فُعُلٌ:۔

یہ اس صیغہ صفت میں استعمال ہوتا ہے جو فُعُول بمعنی فاعل کے وزن پر ہو ۔ غفورٌ غُفُرٌ۔ یا ہر وہ اسم رباعی جس کا ماقبل آخر مدہ ہو اور آخری حرف صحیح ہو چاہے مذکر ہو یا مونث اس کی بھی جمع فُعُلٌ کے وزن پر آئے گی ۔قَذَالٌ کی جمع قُذُلٌ۔

3. فُعَلٌ :۔

یہ اس میں استعمال ہوتا ہے جس کا وزن فُعْلَةٌ کے وزن پر آئے اور فُعْلیٰ اَفْعَلُ کا مونث ہو ۔ جیسے غرفةٌ کی جمع غُرَفٌ۔

(خاتمہ)

سوال: خاتمہ کہ مسائل کو بیان کریں:

جواب: خاتمہ چند مسائل و قوانین پر مشتمل ہے:

الاولی: یاءکو ماقبل آخر حذف کے بدلے میں لانا جائز ہے چاہے محذوف اصلی ہو یا زائد۔ جیسے سَفَرْجَلٌ، مُنْطَلِق کی جمع سَفَارِيجُ مَطالِيقُ۔البتہ کوفیوں نے مَفاعِلُ جیسے اوزان میں یاء کی زیادتی اور مفاعیلُ جیسے اوزان میں حذف یاء کی اجازت دی ہے۔ جیسے جَعَافِرُ سے جَعَافِيرُ۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے :وَلو اَلْقٰى مَعَاذِيرَه ۔اور عَصافِ ِيرُ سے عَصافِرُ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔ وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ ۔ رہی بات فَوَاعِل کی تو اس وزن میں یاء کا اضافہ کر کے فَوَاعِيل کے وزن پر صرف بطور شاذ ہی کوئی کلمہ ادا کیا جا سکتا ہے۔ جیسے زھیر بن ابو سلمی شاعر نے کیا۔ شعر: سَوَابِيغُ بِيضٌ لَايُخَرِّقُهَا النَّبلُ۔

الثانی: ہر وہ کلمہ جو فعل پر جاری ہو اور اس کے شروع میں میم ہو تو وہ جمع صحیح ہے نہ کہ جمع مکسر کیونکہ فعل سے اس کی مشابہت ہونے کی وجہ سے۔

ثلاثی کے بعض اسم مفعول کی بطور شاذ جمع تکسیر آتی ہے۔ جیسے مَلْعُون سے مَلاعِين، مَيْمُون سے مَيامِيْن، اور مکسور سے مَكاسير اسی طرح مُفْعِلٌ کے وزن پر آنے والے اسم فاعل اور مُفْعَلٌ پر آنے والے اسم مفعول کی جمع بھی بطور شاذ جمع تکسیر آتی ہے ۔ جیسے موسِرٌ کی جمع مَياسِيرُ، مُفْطِرٌ کی جمع مَفاطِيرُ اور مُنْكَر کی جمع مناكير ۔ البتہ اگر مُفْعِلٌ کے وزن پر اسم ہو جو مونث کے ساتھ خاص ہو تو اس کی جمع تکسیر بنتی ہے۔ جیسے موضع سے مَراضِع ۔

الثالث : بسا اوقات جمع کی بھی جمع بنانے کی حاجت پیش آتی ہے جیسا کہ جمع کی تثنیہ بنانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ جیسے جمال،سے جمالان جمالات، بیوتٌ سے بیوتان بیوتات۔جیسا کہ قرآن پاک میں ہے:**كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صفر**۔اگر جمع مکسر کی مزید جمع تکسیر بنانے کا ارادہ ہو تو مفرد کلمات میں سے اس مفرد کی شکل کی طرف دیکھا جائے جو اس جمع تکسیر کے ہم شکل ہو، پھر اسی مفرد کی جمع کے مثل اس جمع مکسر کی تکسیر بنائی جائے ۔ جیسے اَعْبُدٌ سے اَعابِدٌ، اَسْلِحَةٌ سے اساِلح، اَقْوالٌ سے اَقاوِيْلُ۔ جن تعداد حروف اور حرکات و سکنات میں اسود کی اساوید ، اجرد کی جمع اجارد اعصار کی جمع اعاصیر سے تشبیہ دے کر جمع مکسر کی مزید جمع تکسیر بنائی گئی۔

الرابعہ: کبھی جمع منتہی الجموع کے صیغہ کو تاء لاحق ہوتی ہے یا تو یاء محذوفہ کے عوض جیسے قنادیل سے قنادلۃ ۔یا اس بات پر دلالت کرنے کیلئے کہ یہ جمع منسوب کیلیے ہے نہ کہ منسوب الیہ کیلیئے جیسے : اَشْعَثِيٌّ سے اَشاعِثَةٌ۔

یا پھر جمع کو مفرد کے ساتھ لاحق کرنے کے لیے - جیسے صَیْرَفٌ ،صَیْقَلٌ کو طواعیۃ اور کراھیۃ سے لاحق کرنے کے لئے تاء لاحق کر کے صیارفۃ ، صیاقلۃ کہنا ، اس تاء کے لاحق ہونے سے وہ کون غیر منصرف بن جاتی ہے حالانکہ تاء سے پہلے منصرف تھی -

کبھی جمع منتہی الجموع کے صیغوں میں تاء لاحق ہوتی ہے مونث کی تاکید کے لیے جیسے حجارۃٌ، عُمُومۃ وغیرہ -

پانچواں: مرکبات اضافیہ جن کو علم بنایا گیا ہو ان کی جمع ان کے اول جزء سے بنے گی جس طرح تثنیہ اول جزء سے بنتی ہے- جیسے: آپ عبد اللہِ ، عَبدَانِ اللہِ عِبَادَ اللہ ، مرکبات مزجیہ ، مرکبات اسنادیہ ، مثنی اور جمع جب آپ ان کو اعلام بنائیں تو ان کی تثنیہ اور جمع نہیں بنائی جائے گی بلکہ تثنیہ یا جمع کے لیے حسب حاجت ذُوْ لگایا جائے گا- جیسے: ذوا بَعْلَبَكَّ یَا أَذْوَاء سِیبَوَیہ ، ذُو سِیبَوَیہ وغیرہ -

سوال :اسم جنس جمعی کی تعریف کیجئے-

جواب: جو اپنے واحد سے ممتاز ہو اس کو جنس جمعی کہتے ہیں- یا تو واحد میں یاء نسبتی ہو جیسے : رُوْمٌ سے رُومِیٌّ یا مفرد میں عموما تا ہو اور وہ تاء تانیث کی نہ ہو، جیسے :تَمَرٌ سے تمرۃٌ اگر ان کی واحد کو تاء کے ساتھ بنایا اور تانیث کا التزام کیا جائے تو ان کے ساتھ مونث والا معاملہ کیا جائے گا- جیسے : تُخْمٌ اور تُهْمٌ کا اسم جنس جمعی تُخَمَةٌ ، تُهْمَةٌ ہے-یاد رہے کہ غیر مفرد تانیثی تاء کا ہونا انتہائی کم ہے چنانچہ خَبَأٌ، کَمأٌ کی اسم جنس کے طور پر خباۃٌ، کَمَاۃٌ کو محفوظ کیا گیا ہے-

سوال:اسم جمع کی تعریف بیان کریں:

جواب: جس کا واحد اس کے لفظ سے نہ ہو نہ ہی جمع کے خالص اوزان پر ہو نہ ہی جمع کے عمومی اوزان پر ہو- جیسے قَوْمٌ اور رَهْطٌ اور اس کا واحد ہو لیکن اوزان جمع کے مخالف ہو- جیسے : رَکْبٌ سے رَاکِبٌ اور صَحْبٌ سے صَاحبٌ کی اسم جمع ہے یا پھر اس کا واحد ہو اور جمع کے موافق ہو لیکن مفرد کے لیے برابر ہو جب اس کی طرف نسبت کی جائے- جیسے : رِکَابٌ یہ رجال کے وزن پر ہے- اس کی اسم جمع رکوبۃٌ ہے ہم نسبت میں اسے رَکَابِیٌّ کہتے ہیں-

سوال:اسم جنس افرادی کسے کہتے ہیں؟

جواب: نحوی حضرات کے نزدیک وہ کلمہ ہے جو قلیل و کثیر دونوں پر صادق آئے اسے اسم جنس افرادی کہتے ہیں- جیسے عَسَلٌ، ماءٌ ، تُرابٌ ، لبَن-

{تمت بالخیر}

نوٹ اہل علم حضرات کہیں تصحیح کی ضرورت محسوس کریں تو پرسنل پر ضرور آگاہ فرمائیں

طالب دعا : محمد افضل رضا عطاری

شعبہ فیضان آن لائن اکیڈمی دعوت اسلامی

03085563948